قرآن انسٹی ٹیوٹ سوسائٹی

نام کتاب	:	قواعد القرآن
جمع وترتیب	:	حافظ عبدالوحید (فاضل ریاض یونیورسٹی' سعودی عرب)
	:	پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر (فاضل مدینہ یونیورسٹی' سعودی عرب)
		واساتذہ قرآن انسٹی ٹیوٹ
کمپیوٹر کمپوزنگ	:	رشید احمد صدیقی (دارالدعوۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)
ایڈیشن	:	چوتھا
اشاعت	:	اول
تاریخ اشاعت	:	صفر ۱۴۲۴ھ/اپریل ۲۰۰۳ء
تعداد	:	۱۱۰۰

ملنے کا پتہ

قرآن انسٹی ٹیوٹ

446 شادمان' نزد نیوٹولنٹن مارکیٹ' لاہور (فون: 7581969)

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمدلله وحده ' والصلاة والسلام على من لانبى بعده ' أمابعد!

قرآن مجید انسانوں کے نام اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے جو عربی زبان میں ہے اور یہ بات عربی زبان کی سعادت کے لیے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب کے لیے اس کا انتخاب فرمایا۔ چنانچہ اس کتاب کے فہم کے لیے عربی زبان کے بنیادی قواعد (گرامر) کا علم ضروری ہے۔

ہمارے ہاں عام تاثر یہ ہے کہ عربی زبان اور اس کے قواعد نہایت مشکل ہیں' مگر حقیقت یہ ہے کہ اس زبان کا سیکھنا دوسری زبانوں کی نسبت بہت آسان ہے۔ ماہرین لسانیات کا بھی کہنا ہے کہ عربی زبان گرامر کے لحاظ سے دنیا کی تمام زبانوں سے زیادہ آسان' سائنٹیفک اور دلچسپ ہے۔ اللہ رب العالمین کا بھی ارشاد ہے:

﴿ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر:١٧)

''تحقیق ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے نہایت آسان کر دیا ہے۔ پس کوئی ہے نصیحت قبول کرنے والا۔''

حالات اور ضرورت کے مطابق اس زبان کی تعلیم کو آسان سے آسان تر بنانے کی کوششیں ہر دور میں ہوتی رہی ہیں اور تا حال ہو رہی ہیں۔ زیر نظر کتاب ''قواعد القرآن'' بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے' جس میں عربی زبان کے قواعد نہایت آسان اور دلچسپ انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خوبی کی بات یہ ہے کہ الحمد للہ اس کتاب میں دی گئی تمام مثالیں قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے لی گئی ہیں۔ مشقوں میں قرآنی مفرد الفاظ کے علاوہ جا بجا آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ میں سے وہ ضروری اور بنیادی مواد پیش کیا گیا ہے جس سے ہر طالب علم کے

ذخیرۂ الفاظ (Vocabalary) میں اضافے کے ساتھ ساتھ عبادات' معاملات اور اخلاقیات کی اصلاح ہو سکنے کی بھی امید ہے۔

اس وقت آپ کے ہاتھ میں اس کتاب کا چوتھا ایڈیشن ہے' جسے قرآن انسٹی ٹیوٹ کے فاضل اساتذہ جناب حافظ عبدالوحید صاحب اور محترم پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر صاحب نے قرآن انسٹی ٹیوٹ کے دیگر اساتذہ ' عربی زبان کی ماہر مدرسین ' بعض ہونہار طلبہ اور انتظامیہ کی مشاورت سے تیار کیا ہے۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے ایڈیشن میں بائیس بڑے اور چھوٹے اسباق تھے۔ مگر تیسرے ایڈیشن سے ایک تناسب وتوازن کے ساتھ اس کے اسباق کی تعداد اکتالیس (۴۱) کردی گئی ہے۔ اردو زبان کے الفاظ اور سبق پیش کرنے کا انداز پہلے سے قدرے سہل کردیا گیا ہے تاکہ طلباء سبق سمجھنے میں آسانی محسوس کریں۔ حالیہ (معمولی ترمیم شدہ) اشاعت میں نقل خوانی اور تصحیح اغلاط میں پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کی گئی ہے۔ امید ہے کہ طلبہ اس اشاعت کو گزشتہ اشاعتوں سے بہتر پائیں گے، تاہم اہل علم' طلباء وطالبات یا عام قارئین اگر اس کتاب میں کسی علمی' لفظی یا مطبعی فروگزاشت پر مطلع ہوں تو ہمیں براہ راست آگاہ فرمائیں' جس پر ہم ان کے بے حد ممنون ہوں گے۔

آخر میں ہم اپنے محترم ومکرم اساتذہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے تمام مصروفیات کے باوجود اس کتاب کی ترتیب کے بعد اس کی تیاری کے بھی تمام مراحل کی پوری دلچسپی کے ساتھ نگرانی کی ہے۔

فجزاهم الله تعالٰی خیرًا عنا وعن سائر المسلمین

انتظامیہ قرآن انسٹی ٹیوٹ سوسائٹی

الدرس الاول

چند بنیادی اصطلاحات

(BASIC GRAMMATICAL TERMS)

حرکات : پیش(ـُ) زبر(ـَ) زیر(ـِ) میں سے ہرایک کوحرکت کہتے ہیں۔عربی زبان میں پیش کو "ضمہ" زبرکو "فتحہ" اور زیرکو "کسرہ" کہتے ہیں۔

تنوین : دو زبر (ـً) دو زیر (ـٍ) یا دو پیش(ـٌ) کو تنوین کہتے ہیں۔تنوین کی ادائیگی میں "ن" کی آواز پیدا ہوتی ہے مگر"ن" لکھنے میں نہیں آتا۔جیسے : "بٌ" کو "بُنْ" اور "بًا" کو "بَنْ" پڑھاجاتا ہے۔

مضموم : جس حرف پرضمہ (ـُ) ہو۔

مفتوح : جس حرف پرفتحہ (ـَ) ہو۔

مکسور : جس حرف کے نیچے کسرہ (ـِ) ہو۔

سکون : جزم (ـْ) کوکہتے ہیں۔

ساکن : جس حرف پر سکون/ جزم (ـْ) ہو۔

جیسے "اُرْسِلَ" میں "اُ" مضموم "رْ" ساکن "سِ" مکسور اور "لَ" مفتوح ہے۔

مُشَدَّد : شدّ والے حرف کو مُشدّد کہتے ہیں۔اس کی علامت (ـّ) ہے۔جس حرف پر یہ علامت ہو وہ دو مرتبہ (ساکن+متحرک) پڑھاجاتاہے۔ مثلاً : اَلْغَفَّارُ ، مُحَمَّدٌ

الف اور ہمزہ میں فرق : اردو زبان میں عموماً الف اور ہمزہ میں فرق نہیں کیاجاتا جب کہ عربی زبان میں ان دونوں میں بڑاواضح فرق ہے۔

ہمزہ : اصلی اور حقیقی ہمزہ (ء) کے علاوہ وہ الف بھی ہمزہ کہلاتا ہے جس پر کوئی حرکت یا سکون آ جائے۔ ہمزہ حرکت کو قبول کرتا ہے اور وہ لفظ کے شروع میں بھی آ سکتا ہے۔ جیسے: اَنْتَ ، اَمَرَ

درمیان میں بھی آ سکتا ہے۔ جیسے: سَاَلَ

اور آخر میں بھی آ سکتا ہے۔ جیسے: قَرَءَ ، شَیْءٌ

ہمزہ اگر ساکن (ءْ ۔ اْ) ہو تو پڑھنے میں جھٹکے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ جیسے: بَاْسٌ ، بِئْسَ

الف : جس پر کوئی حرکت اور جزم نہ ہو اسے الف کہتے ہیں اور اس کی آواز میں جھٹکا نہیں ہوتا۔ یہ لفظ کے شروع میں کبھی نہیں آتا۔ جیسے : قَالَ ، دَعَا ، کِتَابٌ

الدرس الثانی

کلمہ اور اس کی اقسام

"لفظ " کے معنیٰ پھینکنے کے ہیں اور انسان کی زبان سے نکلنے والا ہر بامعنیٰ لفظ "کلمہ "(Word) کہلاتا ہے۔ کلمہ کی تین اقسام ہیں:
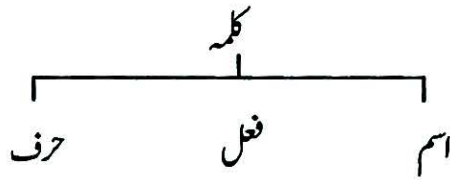
اسم (Noun) :

ایسا کلمہ جو کسی شخص، حیوان، جگہ یا چیز کا نام یا صفت ہو ۔ مثلاً :

اَللّٰهُ ،اَلرَّحْمٰنُ ، مُحَمَّدٌ ، مُسْلِمٌ ، اَلْمُؤمِنُ ، مِصْرُ ، اَلْكَافِرُ ، فَاسِقٌ ، بَقَرَةٌ

فعل (Verb) :

ایسا کلمہ جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا پتہ چلے اور اس میں تینوں زمانوں [ماضی (Past) حال (Present) یا مستقبل (Future)] میں سے کوئی زمانہ پایا جائے۔ مثلاً :

خَلَقَ (اس نے پیدا کیا۔) عَبَدَ (اس نے عبادت کی۔) يَخْلُقُ (وہ پیدا کرتا ہے۔) يَعْبُدُ (وہ عبادت کرتا ہے۔) تَعْلَمُوْنَ (تم سب جان لوگے۔) اِهْدِ (ہدایت دے۔)

حرف (Particle) :

ایسا کلمہ جو نہ اسم ہو نہ فعل بلکہ اسم اور فعل کو آپس میں ملانے کے لیے استعمال ہو۔ مثلاً :

مِنْ (سے) لَا (نہیں) عَلٰى (پر) فِيْ (میں) بِ (ساتھ) فَ (پس/تو) وَ (اور)

فائدہ : اسم اور فعل اپنا مطلب اور معنیٰ بیان کرنے میں کسی دوسرے کلمے کے محتاج نہیں ہوتے، جب کہ حرف اپنا معنیٰ بیان کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج ہوتا ہے۔

مشق

اسم، فعل اور حرف کی پہچان کریں :

(١) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

(٢) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(٣) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (صحيح مسلم)

(٤) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (صحيح مسلم)

الدرس الثالث

اسم اور فعل کی علامات

ایک ابتدائی طالب علم اقسامِ کلمہ پہچاننے کے لیے اگرچہ اُن کے معانی جاننے کا محتاج ہوتا ہے مگر چند لفظی علامات ایسی ہیں جن کی مدد سے معنیٰ جانے بغیر اقسامِ کلمہ پہچانی جاسکتی ہیں۔ ذیل میں اُن بعض علامات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

علاماتِ اسم :

(۱) شروع میں اَل۔ مثلاً : اَلْحَمْدُ ، اَلتَّحِیَّاتُ ، اَلسَّلَامُ ، اَلْکِتَابُ

(۲) آخر میں تنوین۔ مثلاً : صِرَاطٌ ، فَوْجٌ ، عَامٌ ، کُرْسِيٌّ

(۳) آخر میں گول تا (ۃ) مثلاً : جَنَّةٌ ، اَلصَّلٰوۃُ ، کَلِمَةٌ ، شَجَرَةٌ

فائدہ : جس اسم کے شروع میں "اَل" ہو اس کے آخر میں "تنوین" نہیں آتی۔

علاماتِ فعل :

(۱) شروع میں قَدْ / لَقَدْ۔ مثلاً : لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ – قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ

(۲) شروع میں لَمْ / لَنْ۔ مثلاً: لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ – لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ

(۳) آخر میں تائے ساکنہ (تْ)۔ مثلاً : تَبَّتْ ، اِنْفَطَرَتْ ، خُلِقَتْ

(۴) شروع میں سَ / سَوْفَ۔ مثلاً: سَيَصْلٰى ، سَيَقُوْلُ ، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

نوٹ:

حرف کی کوئی لفظی علامت نہیں، اس کے لیے بس یہی علامت ہے کہ یہ اپنا مفہوم بیان کرنے میں دوسرے کلمات یعنی اسم یا فعل کا محتاج ہوتا ہے۔

الدرس الرابع

تعریف کے لحاظ سے اسم کی اقسام

مختلف زاویوں (Angles) کے لحاظ سے اسم کی کئی اقسام بنتی ہیں۔ اس سبق میں تعریف کے لحاظ سے اسم کی قسمیں بتائی جائیں گی، باقی اقسام کا ذکر اگلے اسباق میں آئے گا۔ تعریف (Defination) کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں :
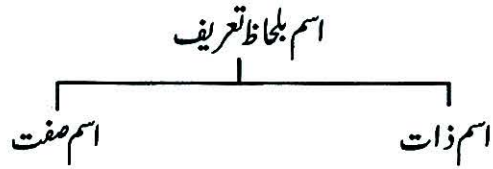
اسم ذات : (Person Noun)

اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی ذات، فرد یا چیز کا محض نام ہو۔ مثلاً :

اَللّٰهُ ،رَجُلٌ ، اِمْرَاَ ةٌ ، شَمْسٌ، اَلصِرَاطُ ، قَمَرٌ ، دَارٌ ، عَيْنٌ

اسم صفت : (Adjective)

اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی فرد یا چیز کی صفت (اچھائی یا برائی) بیان کر رہا ہو۔ مثلاً :

اَلْغَفُوْرُ ، مُنِيْرٌ ، صَادِقٌ ، اَلتَّآئِبُ، عَابِدٌ ، صَابِرَةٌ ، قَانِتَةٌ ، اَلْخَاشِعَةُ

مشق

ترجمے کی مدد سے درج ذیل میں اسم ذات اور اسمِ صفت الگ الگ کریں!

اَلْفُرْقَانُ ------------------ حَيَّةٌ ------------------

اَلْقَرْيَةُ ------------------ عَدُوٌّ ------------------

لَبَنٌ ------------------ اَلتَّابُوْتُ ------------------

دَآبَّةٌ	--------------	اَلشَّیْطٰنُ	--------------
طَآئِرٌ	--------------	حَیٰوةٌ	--------------
اَلنَّحْلُ	--------------	طَیِّبَةٌ	--------------
وَلَدٌ	--------------	غَافِلٌ	--------------
عَصَا	--------------	مَلِكٌ	--------------
رَسُوْلٌ	--------------	بُنْیَانٌ	--------------
مَلَكٌ	--------------	اَلْحِمَارُ	--------------

الدرس الخامس

2 جنس (GENDER)

مذکر . مؤنث

''جنس'' سے مراد کسی اسم کے متعلق یہ جاننا ہے کہ وہ مذکر ہے یا مؤنث؟ چنانچہ دیگر زبانوں کی طرح عربی زبان میں بھی جنس کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں :

اسم بلحاظ جنس

مذکر (Masculine) — مؤنث (Feminine)
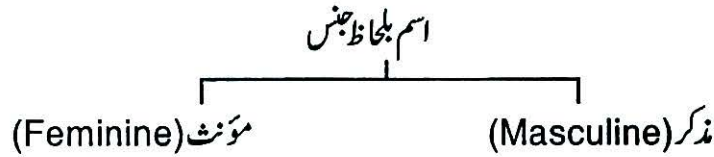
مذکر چونکہ اصل ہے، اس لیے مذکر الفاظ کی کوئی خاص علامت یا پہچان نہیں ہوتی البتہ مؤنث کی دو بنیادی اقسام ہیں : (۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث غیر حقیقی

(۱) مؤنث حقیقی (Real Feminine) : اس مؤنث کو کہتے ہیں جس کے مقابلے میں جان دار نر موجود ہو۔ بالفاظِ دیگر جس لفظ میں نر اور مادہ (Pair) کا تصور موجود ہو تو نر (Male) کو مذکر اور مادہ (Female) کو مؤنث حقیقی کہا جائے گا۔ مثلاً:

مذکر	مؤنث
اَبٌ (باپ)	اُمٌّ (ماں)
رَجُلٌ (آدمی)	اِمْرَاَةٌ (عورت)
ثَوْرٌ (بیل)	بَقَرَةٌ (گائے)
جَمَلٌ (اونٹ)	نَاقَةٌ (اونٹنی)
اِبْنٌ (بیٹا)	اِبْنَةٌ (بیٹی)

(۲) مؤنث غیر حقیقی (Unreal Feminine) :

ایسے مؤنث الفاظ جو بے جان کے لیے استعمال ہوں وہ مؤنث غیر حقیقی کہلاتے ہیں، یعنی جن میں نر اور مادہ کا تصور نہیں پایا جاتا۔ مثلاً :

جَنَّةٌ، اَرْضٌ، شَجَرَةٌ

یاد رکھیے کہ جان دار اشیاء کے علاوہ جتنے بھی مؤنث الفاظ ہیں، سب غیر حقیقی ہیں اور عربی زبان میں مؤنث غیر حقیقی کی دو اقسام ہیں۔ ان کی تفصیل اگلے سبق میں بیان ہوگی۔ ان شاء الله

الدرس السادس

مؤنث غیر حقیقی کی اقسام

مؤنث قیاسی - مؤنث سماعی

گزشتہ سبق میں آپ پڑھ آئے ہیں کہ بے جان اشیاء کے مؤنث نام غیر حقیقی ہوتے ہیں۔ مؤنث غیر حقیقی کی دو اقسام ہیں : (۱) مؤنث قیاسی (۲) مؤنث سماعی
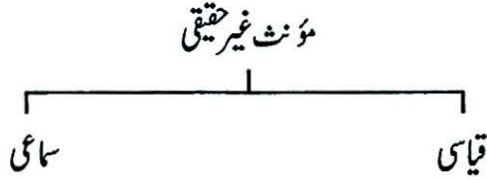
(۱) مؤنث قیاسی (Formal Feminine) :

جو اسماء حقیقتاً مذکر یا مؤنث نہ ہوں ان میں مذکر اور مؤنث کی پہچان کا عمومی طریقہ یہ ہے کہ جن الفاظ میں مؤنث کی تین ظاہری علامتوں (علاماتِ تانیث) میں سے کوئی ایک علامت پائی جائے وہ مؤنث قیاسی کہلائیں گے ، جب کہ دوسرے الفاظ مذکر۔

علاماتِ تانیث درج ذیل ہیں :

(۱) آخر میں گول تا "ۃ" ہو۔ مثلاً : اَلسَّا عَةُ ، فَا كِهَةٌ ، مَكَّةُ

(۲) آخر میں الف مقصورہ "ـٰ ی" ہو۔ مثلاً : اَلْكُبْرٰى ، اُخْرٰى

(۳) آخر میں الف ممدودہ "آء" ہو۔ مثلاً : صَفُرَآءُ ، بَيْضَآءُ

فائدہ : کسی اسم صفت مذکر کو مؤنث بنانا ہو تو عموماً اس کے آخر میں تائے تانیث "ۃ" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً :

مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَةٌ۔ صَابِرٌ سے صَابِرَةٌ

(۲) مؤنث سماعی (Irregular Feminine) :

ایسے مؤنث الفاظ کو کہا جاتا ہے جن میں نہ تو جوڑے/Pair کا تصور ہو اور نہ ان میں مؤنث کی کوئی ظاہری علامت

ہو بلکہ اہل زبان (عرب) کو انہیں مؤنث استعمال کرتے ہوئے سنا گیا ہو۔ان میں سے بعض الفاظ یہ ہیں :

(ا) چند قدرتی اشیاء۔مثلاً : اَرْضٌ ، سَمَآءٌ ، رِيْحٌ، نَارٌ، شَمْسٌ ، جَهَنَّمُ ، نَفْسٌ

(ب) بعض مصنوعی اشیاء۔مثلاً : دَارٌ ، خَمْرٌ ، عَصَا ، فُلْكٌ ، كَاْسٌ

(ج) جسم کے اکثر وہ اعضاء (Parts of Body) جو جوڑا جوڑا ہیں۔مثلاً :

يَدٌ، رِجْلٌ، اُذُنٌ ، عَيْنٌ ، قَدَمٌ ، سَاقٌ

(د) ملکوں،شہروں اور قبیلوں کے اکثر نام۔ مثلاً : مِصْرُ ' مَدْيَنُ 'قُرَيْشٌ

مذکر الفاظ کی چند مثالیں:

بَابٌ ، جِدَارٌ ، كُرْسِيٌّ ، قَمَرٌ ، جَبَلٌ ، مَطَرٌ ، نَهَارٌ ، جَمَلٌ، مَتَاعٌ

عَذَابٌ،اَخٌ، شَيْءٌ ، نَجْمٌ، مَآءٌ، لِسَانٌ، قَلْبٌ ، رَاْسٌ ، بَطْنٌ

ظَهْرٌ، اَنْفٌ، بَرٌّ، بَحْرٌ، مِفْتَاحٌ، مَسْجِدٌ ، نَهَرٌ

مؤنث الفاظ کی چند مثالیں:

حَيٰوةٌ، طَاقَةٌ، جَحِيْمٌ ، صَرْصَرٌ، نَفْخَةٌ، اَلْوَاقِعَةُ، اَلْكَعْبَةُ

رَحِمٌ،شَفَاعَةٌ، اُخْتٌ، خَشْيَةٌ، صَفْرَآءُ، اَلْبَاْسَآءُ، مَغْفِرَةٌ، اَلضَّرَّآءُ

بَقَرَةٌ، سُنَّةٌ، اَلْغَاشِيَةُ، سَيِّئَةٌ، اُنْثٰى، عُقْبٰى، نَاقَةٌ ، سَمُوْمٌ، سَقَرُ

سَعِيْرٌ، قِبْلَةٌ ، بُشْرٰى ، حُسْنٰى

الدرس السابع

عدد (NUMBER)

واحد – تثنیہ – جمع

کسی اسم کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے اردو، فارسی، انگریزی اور دیگر تمام زبانوں میں عدد کی صرف دو قسمیں ہیں: واحد اور جمع۔ مگر عربی زبان میں تعداد ظاہر کرنے کے لیے اسم کی تین قسمیں ہیں:
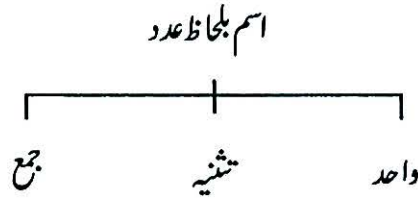
(۱) واحد (Singular):

ایسا اسم جو ایک شخص یا چیز کو ظاہر کرے۔ مثلاً: اَلْكِتٰبُ، جَنَّةٌ، مُؤْمِنٌ، رَجُلٌ، اَلرَّسُوْلُ

(۲) تثنیہ (Dual):

ایسا اسم جو دو شخصوں یا چیزوں کو ظاہر کرے۔ مثلاً: كَلِمَتَانِ، رَسُوْلَانِ، غُرْفَتَانِ

قاعدہ: تثنیہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی بھی واحد اسم کے آخر میں زبر لگا کر "انِ" کا اضافہ کر دیا جائے۔

مثلاً: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَانِ۔ اَلْجَنَّةُ سے اَلْجَنَّتَانِ۔ بَحْرٌ سے بَحْرَانِ

(۳) جمع (Plural):

ایسا اسم جو دو سے زیادہ افراد یا چیزوں کو ظاہر کرے۔ مثلاً: مُتَّقُوْنَ، عِبَادٌ، تَآئِبَاتٌ

جمع کے الفاظ بھی واحد ہی سے بنتے ہیں، جس کے مختلف طریقے ہیں اور عربی میں اس کی مختلف اقسام ہیں جن کی تفصیل اگلے سبق میں آئے گی۔

واحد کی چند مثالیں : سَبِیْلٌ، نَبِيٌّ ، ذَنْبٌ، اَلْفِیْلُ، قَوْمٌ، اِبْنٌ، حَدِیْدٌ، شَجَرَۃٌ

تثنیہ کی چند مثالیں : عَیْنَانِ ، سَاحِرَانِ ، شَفَتَانِ ، رَجُلَانِ ، اِلٰهَانِ ، بَابَانِ

جمع کی چند مثالیں : صَابِرُوْنَ ، عَابِدَاتٌ ، اَصْنَامٌ ، اٰلِهَۃٌ ، اَلرَّاکِعُوْنَ ، کِرَامٌ

الدرس الثامن

جمع کی اقسام

واحد سے جمع بناتے ہوئے دوصورتیں پیش آتی ہیں۔اس اعتبار سے جمع کی دواقسام ہیں :
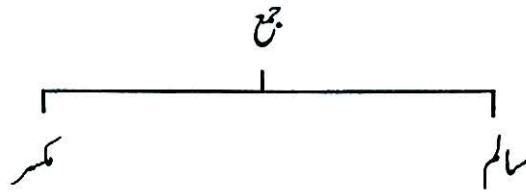
جمع سالم (Sound Plural) :

وہ جمع ہے جسے بناتے ہوئے واحد کے حروف اور حرکات کی ترتیب (شکل/Shape) سلامت رہے اور اس کے آخر میں کچھ اضافہ کرنے سے جمع بن جائے۔اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع سالم مذکر (۲) جمع سالم مؤنث

(۱) **جمع سالم مذکر** : وہ جمع ہے جو واحد مذکر اسم کے آخر میں " وْنَ " کے اضافے سے بنتی ہے۔ جیسے :

مُؤْمِنٌ سے مُؤْمِنُوْنَ ، اَلتَّائِبُ سے اَلتَّآئِبُوْنَ ، مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ

(۲) **جمع سالم مؤنث:** وہ جمع ہے جو واحد مؤنث اسم کے آخر میں "ات" کا اضافہ کر کے بنائی جائے۔جیسے :

اَلصَّالِحَةُ سے اَلصَّالِحَاتُ ، مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ ، قَانِتَةٌ سے قَانِتَاتٌ

جمع مکسر (Broken Plural) :

وہ جمع ہے جس میں واحد اسم کی شکل برقرار نہیں رہتی بلکہ ٹوٹ جاتی ہے۔اس کا کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں، البتہ جمع کی مختلف شکلیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً :

خَشَبٌ سے خُشُبٌ ، مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ ، رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ اور کِتَابٌ سے کُتُبٌ

نوٹ : جمع مکسر عموماً اسم ذات سے آتی ہے اور جمع سالم عموماً اسم صفت سے، جب کہ بعض الفاظ کی جمع ''سالم'' بھی ہوتی ہے اور ''مکسر'' بھی۔ مثلاً :

واحد	جمع سالم	جمع مکسر
نَبِیٌّ	نَبِیُّوْنَ	اَنْبِیَآءُ
عَالِمٌ	عَالِمُوْنَ	عُلَمَآءُ
سَاجِدٌ	سَاجِدُوْنَ	سُجَّدٌ
کَافِرٌ	کَافِرُوْنَ	کُفَّارٌ

مشق

(۱) درج ذیل واحد الفاظ کے تثنیہ اور جمع بنائیں :

عَابِدٌ، صَابِرَۃٌ، فَوْجٌ، مَسْجِدٌ، مَلَكٌ، مَلِكٌ، جَنَّۃٌ، اٰیَۃٌ

کَلِمَۃٌ، بَیْتٌ، حَافِظٌ، عَیْنٌ، رَجُلٌ، اِمْرَاَۃٌ، جَبَلٌ، مِفْتَاحٌ

بَحْرٌ، نَھْرٌ، خَاشِعٌ، خَاشِعَۃٌ، ذَاکِرٌ، ذَاکِرَۃٌ، وَلَدٌ

(۲) جمع سالم اور مکسر میں فرق کریں!

اَلْمُفْسِدُوْنَ ، کِرَامٌ ، خَاشِعُوْنَ ، عَابِدَاتٌ ،کَاتِبُوْنَ ، بَرَرَۃٌ

قِیَامٌ ، مَلٰٓئِکَۃٌ ، مُلُوْكٌ ، اَلْمُتَوَکِّلُوْنَ ، سَیِّئَاتٌ ، سَآئِحَاتٌ

الدرس التاسع

وُسعت

معرفه . نکره

وسعت کے معنی "گنجائش" کے ہیں۔ کسی اسم میں معنوی گنجائش زیادہ ہوتی ہے اور کسی میں کم۔ چنانچہ وسعت کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں :
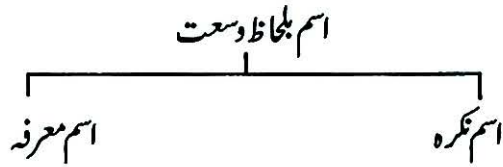
اسم نکرہ (Common Noun) :

ایسا اسم جو کسی غیر معین چیز یا ایک ہی طرح کی کئی چیزوں کا مشترک (عمومی) نام ہو۔ مثلاً :

شَاعِرٌ، کِتَابٌ ، رَجُلٌ ، رَسُوْلٌ

نوٹ : اسم نکرہ کے اردو ترجمہ میں عموماً "کوئی، کوئی ایک، چند، کچھ یا بعض" وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں اور اس کے آخر میں عام طور پر تنوین آتی ہے۔

اسم معرفہ (Proper Noun) :

ایسا اسم جو کسی معین یعنی خاص شخص ، چیز یا جگہ کے لیے بولا جائے۔ مثلاً : اِبْرَاهِيْمُ ، اَلتَّوْرَاةُ ، مِصْرُ

اسم معرفہ کی مشہور پانچ اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں :

(۱) معرف باللّام (۲) اسمِ عَلم (۳) اسمِ ضمیر (٤) اسمِ اشارہ (٥) اسمِ موصول

(۱) **معرف باللام** (Noun with Definite Article): اس اسم کو کہتے ہیں جسے "اَل" لگا کر معرفہ بنا دیا گیا ہو۔ کسی نکرہ اسم کو معرفہ بنانے کے لیے عموماً اس کے شروع میں "اَل" لگا دیا جاتا ہے۔ عربی زبان

میں "اَل" کا وہی استعمال ہے جو انگلش میں THE کا ہے۔ مثلاً :

کِتَابٌ (A Book) سے اَلْکِتَابُ (The Book) رَجُلٌ (A Man) سے اَلرَّجُلُ (The Man)

(۲) اسمِ علم (Proper Name) : مختلف اشخاص، شہروں اور اشیاء وغیرہ کے مقرر کیے گئے خاص نام کو اسم علم کہا جاتا ہے۔ مثلاً : اٰدَمُ ، مُحَمَّدٌ ، مَكَّةُ ، مَدْيَنُ

(۳) اسمِ ضمیر (Pronoun) : کسی نام کی جگہ استعمال ہونے والا لفظ اسمِ ضمیر کہلاتا ہے۔ مثلاً :

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ میں " هُوَ " اور ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ میں " ہ " اسم ضمیر ہیں۔

اسمِ ضمیر کی تفصیلات آگے سبق نمبر ۱۸ میں آئیں گی۔ اِن شاء اللّٰہ

(٤) اسمِ اشارہ (Demonstrative Noun) : وہ الفاظ جن سے اشارہ کر کے کسی عام چیز کو خاص کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً : هٰذَا ، ذٰلِكَ وغیرہ

(٥) اسمِ موصول (Relative Pronoun) : ایسا اسم جو دو مختلف جملوں یا کلموں کو باہم ملانے کے لیے استعمال ہو۔ مثلاً : اَلَّذِیْ ، اَلَّذِيْنَ وغیرہ

نوٹ : اسمِ اشارہ اور اسمِ موصول کی تفصیلات آگے سبق نمبر 10 میں آ رہی ہیں۔

مشق

(۱) درج ذیل نکرہ اسموں کو معرفہ بنائیں !

جَنَّةٌ ، رَاكِعُوْنَ ، مَسْجِدٌ ، شَاعِرٌ ، بَحْرَانِ ، كَلِمٰتٌ

سَمٰوٰتٌ، اِحْسَانٌ ، صَلٰوةٌ، زَكٰوةٌ

(۲) درج ذیل معرفہ اسموں کو نکرہ بنائیں!

اَلْبِرُّ، اَلطَّعَامُ، اَلْمَسْجِدُ، اَلسَّفِيْنَةُ، اَلْمُؤْمِنُوْنَ، اَلْاَرْضُ

اَلثَّقَلَانِ ، اَلْحَدِيْدُ، اَلصَّيْمٰتُ، اَلرَّسُوْلُ

الدرس العاشر

اسمائے اشارہ۔اسمائے موصولہ

اسمائے اشارہ :

معرفہ کی اقسام میں اسمِ اشارہ کی تعریف گزر چکی ہے، اب اس کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔یاد رہے کہ اسمِ اشارہ کے ذریعے جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ "مشار الیہ" کہلاتی ہے اور مشارالیہ عموماً معرف باللام ہوتا ہے۔مثلاً: هٰذَا الْقُرْاٰنُ میں هٰذَا اسمِ اشارہ ہے اور اَلْقُرْاٰنُ مشارالیہ ہے اور وہ معرف باللام بھی ہے۔ اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) اسمِ اشارہ قریب:

جنس \ عدد	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هٰذَا	هٰذَانِ	هٰٓؤُلَآءِ
مؤنث	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هٰٓؤُلَآءِ

(۲) اسمِ اشارہ بعید :

جنس \ عدد	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذٰلِكَ	ذَانِكَ	أُولٰٓئِكَ
مؤنث	تِلْكَ	تَانِكَ	أُولٰٓئِكَ

اسمائے اشارہ کے استعمال کی قرآنی مثالیں:

(۱) ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَارَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ (۲) اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ مَاهٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ (۳) اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔

اسمائے موصولہ :

اسم موصول کسی بھی جملے کا نامکمل جز ہوتا ہے اور اس کے بعد والا لفظ یا الفاظ اس کا صلہ کہلاتے ہیں۔ اسمائے موصولہ اردو ترجمہ میں ”جو ، جن ، جس نے ، جنھوں نے اور جن کو“ کا معنیٰ دیتے ہیں اور وہ درج ذیل ہیں :

جنس / عدد	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اَلَّذِیْ	اَلَّذَانِ	اَلَّذِیْنَ
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَلَّتَانِ	اَلّٰتِیْ / اَلّٰئِیْ

فائدہ : ” مَنْ “ اور ” مَا “ بھی اسم موصول ہیں جب دونوں ” اَلَّذِیْ “ کے معنیٰ میں استعمال ہوں۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ ” مَنْ “ عاقل کے لیے استعمال ہوتا ہے اور ” مَا “ غیر عاقل کے لیے۔

اسمائے موصولہ کے استعمال کی قرآنی مثالیں:

(۱) قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ (سورۃ المؤمنون:۱۔۲)

(۲) فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۝ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ (سورۃ الماعون:۴تا۷)

(۳) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(سورۃ المؤمنون:۱۰،۱۱)

الدرس الحادی عشر

اِعراب (Sign of Cases)

عربی زبان کے بعض کلمات کے آخر میں کچھ نہ کچھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے جس سے معنیٰ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ مثلاً : کِتَابٌ، کِتَابًا، کِتَابٍ۔ جَنَّتَانِ ، جَنَّتَیْنِ ۔ مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ جب کہ بعض کلمات کے آخر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً : هٰذَا ، فِیْ ، اَلَّذِیْ

اِعراب (Case Signs) :

کسی کلمہ کے آخر میں ہونے والی ایسی تبدیلی جس سے معنیٰ تبدیل نہ ہوں، اِعراب کہلاتی ہے۔ اِعراب کی دو قسمیں ہیں :
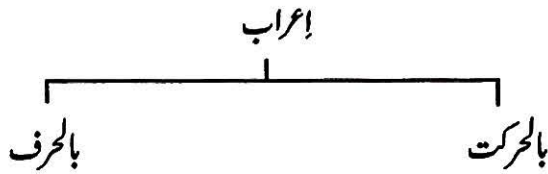
(۱) اِعراب بالحرکت:

کسی کلمہ کے آخری حرف پر موجود حرکت (ضمہ، فتحہ،کسرہ) کی تبدیلی کو اِعراب بالحرکت کہتے ہیں۔ مثلاً :

کَلِمَةٌ ، کَلِمَةً ، کَلِمَةٍ

(۲) اِعراب بالحرف :

کسی کلمہ کے آخر میں موجود حرف میں تبدیلی کو اِعراب بالحرف کہتے ہیں اور یہ تبدیلی صرف ا، و، ی میں ہوتی ہے۔

تفصیل:

بعض الفاظ کے آخر میں حرکات تبدیل ہوتی ہیں اور بعض میں صرف حروف۔ یعنی جن میں حرکات تبدیل ہوتی ہیں ان میں حروف تبدیل نہیں ہوتے اور جن میں حروف تبدیل ہوتے ہیں ان میں حرکات تبدیل نہیں ہوتیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) تمام واحد الفاظ (خواہ مذکر ہوں یا مؤنث) میں اعراب کی تبدیلی حرکت کے ساتھ ہوگی۔ مثلاً :

مُسْلِمٌ ، مُسْلِمًا ، مُسْلِمٍ ۔ مُسْلِمَةٌ ، مُسْلِمَةً ، مُسْلِمَةٍ

(۲) جمع مکسر میں بھی حرکت کی تبدیلی ہوگی۔ مثلاً :

كُتُبٌ، كُتُبًا ، كُتُبٍ۔ صُحُفٌ، صُحُفًا، صُحُفٍ

(۳) جمع سالم مؤنث میں بھی حرکت کی تبدیلی سے اعراب ظاہر ہوگا۔ مثلاً :

مُسْلِمَاتٌ ، مُسْلِمَاتٍ

(٤) تثنیہ کے تمام الفاظ (خواہ مذکر ہوں یا مؤنث) میں حرکت کی بجائے حرف کی تبدیلی ہوگی۔ مثلاً :

عَيْنَانِ ، عَيْنَيْنِ ۔ مَلَكَانِ ، مَلَكَيْنِ

(٥) جمع سالم مذکر میں بھی حرف کی ہی تبدیلی ہوگی۔ مثلاً : مُسْلِمُوْنَ ، مُسْلِمِيْنَ

الدرس الثانی عشر

اسم کی اِعرابی حالتیں

اسم کے آخر میں ہونے والی تبدیلیوں سے اگر چہ اس کے معنیٰ میں تبدیلی نہیں ہوتی، البتہ مختلف جملوں میں استعمال کے لحاظ سے اس کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں جنہیں ''اِعرابی حالتیں'' کہتے ہیں۔ اسم کی اعرابی حالتیں تین ہیں۔

(۱) رفع : (Nominative Case) اسے اصلی حالت (Original form) کہتے ہیں۔

(۲) نصب : (Objective Case) اسے تبدیل شدہ حالت (Changed form) کہتے ہیں۔

(۳) جر : (Possesive Case) اسے بھی تبدیل شدہ حالت (Changed form) کہتے ہیں۔

کسی بھی اسم کی اصلی حالت رفعی حالت ہوتی ہے جب کہ نصبی اور جری تبدیل شدہ حالتیں ہیں۔ اسم میں ان تبدیلیوں کے اسباب کیا ہیں؟ اس موضوع پر گفتگو آئندہ اسباق میں ہوگی۔ ان شاء اللہ

وضاحت :

- اسم واحد اور جمع مکسر کے آخری حرف پر حالتِ رفع میں ضمہ، حالتِ نصب میں فتحہ اور حالتِ جر میں کسرہ آئے گا۔ مثلاً : قَلَمٌ ، قَلَمًا ، قَلَمٍ ، اَقْلَامٌ ، اَقْلَامًا ، اَقْلَامٍ
- جمع سالم مؤنث کے آخری حرف پر حالتِ رفع میں ضمہ اور نصب و جر دونوں حالتوں میں کسرہ آئے گا۔ مثلاً : جَنَّاتٌ ، جَنَّاتٍ ۔ اٰیَاتٌ ، اٰیَات
- تثنیہ کی حالتِ رفع الف اور نون (انِ) کے ساتھ ہوتی ہے جب کہ نصبی اور جری دونوں حالتوں میں الف ، یا میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ مثلاً : جَنَّتَانِ سے جَنَّتَیْنِ ۔ مَشْرِقَانِ سے مَشْرِقَیْنِ
- جمع سالم مذکر کی رفعی حالت واؤ، نون (وْنَ) کے ساتھ ہوتی ہے جب کہ نصب و جر دونوں حالتوں میں تثنیہ کی طرح واوٗ ، یا میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ مثلاً: مُسْلِمُوْنَ سے مُسْلِمِیْنَ ۔ صَابِرُوْنَ سے صَابِرِیْنَ

فائدہ :

(ا) تثنیہ اور جمع سالم مذکر کی نصبی اور جری دونوں حالتوں میں "یــن" آتا ہے۔ دونوں کی صورت بظاہر ایک جیسی ہے مگر فرق یہ ہے کہ تثنیہ میں "ی" سے پہلے فتحہ اور نون پر کسرہ آئے گا جب کہ جمع سالم مذکر میں "ی" سے پہلے کسرہ اور نون پر فتحہ آئے گا۔

(۲) تثنیہ ، جمع سالم مذکر اور جمع سالم مؤنث کی نصبی اور جری حالتیں ایک جیسی ہوتی ہیں۔

اعرابی حالتوں کی مزید وضاحت کے لیے درج ذیل جدول (Table) ملاحظہ فرمائیں!

اِعراب بالحرکت :

حالت / عدد	رفع	نصب	جر
واحد	صَادِقٌ /صَادِقَةٌ	صَادِقًا/صَادِقَةً	صَادِقٍ/ صَادِقَةٍ
جمع مکسر	رُسُلٌ	رُسُلاً	رُسُلٍ
جمع سالم مؤنث	صَادِقَاتٌ	صَادِقَاتٍ	صَادِقَاتٍ

اِعراب بالحرف :

حالت / عدد	رفع	نصب	جر
تثنیہ	صَادِقَانِ/صَادِقَتَانِ	صَادِقَيْنِ/صَادِقَتَيْنِ	صَادِقَيْنِ/صَادِقَتَيْنِ
جمع سالم مذکر	صَادِقُوْنَ	صَادِقِيْنَ	صَادِقِيْنَ

مشق

درج ذیل کلمات کی اعرابی حالتیں بتائیں!

اَلْمُسْلِمِيْنَ۔ رِجَالٌ۔ اَلنِّسَآءِ۔ صَالِحَيْنِ۔ هٰذَانِ۔ اَنْتَ۔ عَذَابٍ۔ اَلنَّارُ۔ عَابِدَاتٍ۔ خَالِدِيْنَ
اَلسَّمٰوٰتِ۔ قُلُوْبٌ۔ اَلْوَالِدَيْنِ۔ غَافِلُوْنَ۔ اَلْمُسْلِمُوْنَ۔ مُؤْمِنِيْنَ۔ اَلْبَحْرَيْنِ۔ اَلْمُشْرِكَاتِ۔ سَيِّئَةٌ۔ اٰيَةً
اَلَّذِیْ۔ اَلصَّالِحَاتُ۔ اَلنَّفْسُ۔ مُؤْمِنَاتٌ۔ جَاهِلُوْنَ۔ اَمْوَالٌ۔ لِسَانًا۔ صُدُوْرٌ۔ اَطْفَالًا۔ اَرْضٍ۔ جَنَّاتٍ

الدرس الثالث عشر

مرکبات

(مرکب توصیفی)

کوئی بھی کلمہ اگر تنہا استعمال ہو تو مفرد کہلاتا ہے اور اگر دوسرے کلمے کے ساتھ مل کر استعمال ہو تو دونوں کے مجموعے کو مرکب کہا جاتا ہے۔ مثلاً : صِرَاطٌ اور مُسْتَقِيْمٌ الگ الگ دونوں مفرد ہیں۔ مگر ملا کر صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ کہنے سے ایک مرکب بن جائے گا۔ اسی طرح رِزْقٌ كَرِيْمٌ، رَحْمَةُ اللّٰهِ ، فِى الْكِتَابِ اور ذٰلِكَ الْكِتَابُ ہیں۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں :
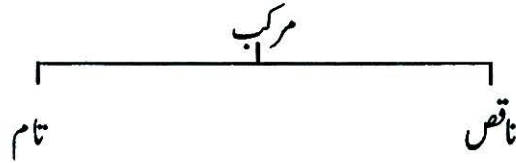
(۱) مرکب ناقص :

اس مرکب کو کہتے ہیں جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے یا جس کا مفہوم مکمل نہ ہو۔ اسے مرکب غیر مفید بھی کہتے ہیں۔ جیسے :نَصْرُ اللّٰهِ (اللہ کی مدد) ، مَتَاعٌ قَلِيْلٌ (تھوڑا فائدہ)

(۲) مرکب تام :

الفاظ کے ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جس سے مکمل بات سمجھ میں آجائے یا جس کا مفہوم مکمل ہو۔ اسے مرکب مفید اور جملہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے : اَللّٰهُ غَفُوْرٌ (اللہ بخشنے والا ہے۔) ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے۔)

مرکب ناقص کی اقسام :

مرکب ناقص کی چار اقسام ہیں :

(۱) مرکب توصیفی (۲) مرکب اِشاری (۳) مرکب اِضافی (۴) مرکب جاری

مرکب توصیفی : ایسا مرکب ہے جس کے دونوں اجزاء اسم ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک اسم دوسرے اسم کی صفت (اچھائی یا برائی) بیان کررہا ہوتا ہے۔ مثلاً: اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ ، كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ

قواعد :

(۱) مرکب توصیفی کا پہلا جز "موصوف" اور دوسرا "صفت" کہلاتا ہے۔

(۲) موصوف عموماً اسم ذات اور صفت ہمیشہ اسم صفت ہوتی ہے۔

(۳) صفت چار چیزوں میں اپنے موصوف کے تابع ہوتی ہے یعنی موصوف اور صفت کی چار باتوں میں باہم مطابقت (Co-ordination) ہوتی ہے:

(۱) جنس (۲) عدد (۳) وسعت (۴) إعراب

فائدہ : (۱) موصوف اگر کسی غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو صفت عموماً واحد مؤنث لائی جاتی ہے۔ مثلاً : كُتُبٌ قَيِّمَةٌ

(۲) ایک موصوف کی ایک سے زیادہ صفتیں بھی لائی جاسکتی ہیں۔ مثلاً : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میں اَللّٰهِ موصوف ہے جب کہ اَلرَّحْمٰنِ اور اَلرَّحِيْمِ دونوں صفتیں ہیں۔

مرکب توصیفی کی چند مثالیں:

جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ، رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ، كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ ، لِسَانًا عَرَبِيًّا، قَوْلٌ فَصْلٌ
عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ، اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ، اَلنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ، مَآءً ثَجَّاجًا
عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ، نِسَآءٌ مُّؤْمِنَاتٌ ، مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ، بَقَرَاتٍ سِمَانٍ
بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ، شَجَرَةٌ مُّبَارَكَةٌ ، عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ، غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ
عَبْدًا شَكُوْرًا، حِسَابًا يَّسِيْرًا ، جَزَآءً وِّفَاقًا ، اِلٰهٌ وَّاحِدٌ، اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ
اَلْكِتٰبُ الْحَكِيْمُ ، عِظَامًا نَّخِرَةً ، اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ، سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ،
قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ، لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ، حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ، اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ

الدرس الرابع عشر

مرکب اِشاری

اِسم اشارہ کے ذریعے جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اسے مُشَارٌ اِلَیْہِ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشارالیہ کے مجموعے کو مرکب اِشاری کہا جاتا ہے۔ مثلاً : ذٰلِكَ الْكِتٰبُ ، هٰذَا الْقُرْاٰنُ

قواعد :

(۱) اردو زبان کی طرح عربی میں بھی اسم اشارہ عموماً پہلے اور مشارالیہ بعد میں آتا ہے۔ مثلاً : هٰذِهِ الشَّجَرَةُ

(۲) مُشارالیہ معرف باللام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس مرکب کو مرکب اشاری نہیں کہا جائے گا۔

(۳) مرکب اشاری کے دونوں اجزاء میں بھی مرکب توصیفی کی طرح بعض باتوں میں مطابقت (Co-ordination) پائی جاتی ہے۔

(٤) مشارالیہ کے جمع مکسر عاقل ہونے کی صورت میں اسمِ اشارہ واحد مذکر اور مؤنث دونوں طرح لایا جاسکتا ہے، جب کہ جمع مکسر غیر عاقل ہونے کی صورت میں صرف واحد مؤنث لایا جائے گا۔

مرکب اِشاری کی چند مثالیں :

تِلْكَ الرُّسُلُ ، هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ ، هٰذِهِ الدُّنْيَا ، تِلْكَ الْجَنَّةُ

تِلْكَ الْاَمْثَالُ ، اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ، هٰذَا الْحَدِيْثُ

مشق

درج ذیل کا ترجمہ کریں اور مرکب توصیفی اور مرکب اشاری میں فرق کریں!

(۱) وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ (۲) نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ

(۳) اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ (٤) وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

(۵) فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ (٦) ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَارَيْبَ فِيْهِ

الدرس الخامس عشر

مرکب اِضافی (Co-relation of two nouns)

دو اسموں کے باہمی تعلق اور نسبت کو "اِضافت" کہا جاتا ہے۔ "مرکب اِضافی" وہ مرکب ہے جو دو اسموں کے باہم ملنے سے بنتا ہے۔ ان میں سے پہلے اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی جاتی ہے۔ مثلاً :

كِتَابُ اللّٰهِ ، حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

قواعد :

(۱) مرکب اِضافی کے پہلے جز کو "مضاف" اور دوسرے کو "مضاف اِلیہ" کہتے ہیں۔

(۲) مضاف کے شروع میں نہ تو "اَل" آتا ہے اور نہ آخر میں تنوین آتی ہے۔

(۳) مضاف اِلیہ ہمیشہ حالتِ جر میں ہوتا ہے۔ مثلاً : اَرْضُ اللّٰهِ ' اَجْرُ الْمُحْسِنِيْنَ
پہلی مثال میں لفظ اَللّٰهِ اور دوسری میں اَلْمُحْسِنِيْنَ دونوں مضاف اِلیہ ہیں اور دونوں کی اعرابی حالت جری ہے۔

(٤) اردو میں ترجمہ کرتے ہوئے مضاف اِلیہ پہلے اور مضاف بعد میں آئے گا اور ترجمے میں عموماً کے، کی، کا آتا ہے۔

(٥) اگر تثنیہ یا جمع سالم مذکر مضاف بن رہے ہوں تو دونوں کے آخر سے نون گر جاتا ہے۔ جیسے :
اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ ، مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ

(٦) بعض اسماء بیک وقت مضاف بھی ہوتے ہیں اور مضاف اِلیہ بھی۔ ایسے اسماء پر مضاف اور مضاف اِلیہ دونوں کے قواعد لاگو ہوں گے۔ مثلاً مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

مرکب اِضافی کی چند مثالیں :

نَصْرُ اللّٰهِ ، رَبُّ السَّمٰوٰتِ ، مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ ، مَغْرِبَ الشَّمْسِ
رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ ، يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ ، وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ، رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ ، حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ، جَزَآءُ الْاِحْسَانِ ، قَوْلُ شَاعِرٍ
اَصْحَابُ الْفِيْلِ ، اٰيٰتُ اللّٰهِ ، بَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ، شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ

الدرس السادس عشر

مرکب جاری

عربی زبان میں کچھ حروف ایسے ہیں جو اسم کے شروع میں آتے ہیں اور اسے حالتِ جر میں لے جاتے ہیں، انہیں حروفِ جارّہ کہتے ہیں۔ یہ حروف جن اسماء کے شروع میں آتے ہیں انہیں مجرور اور دونوں کے مجموعے کو مرکب جاری کہا جاتا ہے۔ ان حروف کی کل تعداد سترہ ہے مگر قرآنِ مجید میں استعمال ہونے والے حروف جارّہ صرف گیارہ ہیں جو درج ذیل ہیں :

حروفِ جارّہ :

(١) بِ (سے، ساتھ / with) : بِالْقَلَمِ ، بِالْمُتَّقِيْنَ
(٢) لِ (لیے، واسطے / For) : لِلّٰهِ ، لِلْكَافِرِيْنَ
(٣) كَ (مانند، کی طرح / Such as) : كَصَيِّبٍ ، كَالْحِجَارَةِ
(٤) تَ (قسم سے / By) :
(٥) وَ (قسم سے / By) : وَالْعَصْرِ ، وَالشَّمْسِ
(٦) فِيْ (میں / In) : فِيْ بُيُوْتٍ ، فِي الْاَوَّلِيْنَ
(٧) عَنْ (کے متعلق، کی طرف سے / About) : عَنِ النَّعِيْمِ ، عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ
(٨) حَتّٰی (تک، یہاں تک کہ / Untill - Till) : حَتّٰی حِيْنٍ ، حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ
(٩) مِنْ (سے / From) : مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ
(١٠) اِلٰی (طرف، تک / To) : اِلَی النُّوْرِ
(١١) عَلٰی (پر / On) : عَلَی الْاِنْسَانِ ، عَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ

مرکب جاری کی چند مثالیں:

مِنَ الْمُعْصِرَاتِ، فِی الصُّوْرِ، عَنِ السَّاعَةِ، وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ، وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ، اِلَی السَّمَآءِ، عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ

الدرس السابع عشر

مرکب تام / جملہ (Sentence)

کلمات کے جس مجموعے سے پوری بات سمجھ میں آ جائے اسے ''مرکب تام'' یا ''جملہ'' کہتے ہیں۔ جملے کا ترجمہ عموماً ''ہے ، ہیں یا ہوں'' سے کیا جاتا ہے اور اس کے کم از کم دو اجزاء ہوتے ہیں۔ جملے کی دو قسمیں ہیں:
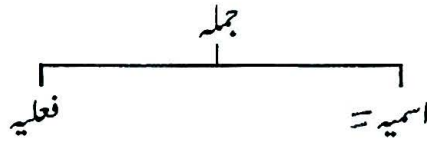
(۱) جملہ اسمیہ :

اس جملے کو کہتے ہیں جس کا پہلا جز اسم ہو۔ جملہ اسمیہ کے پہلے جز کو مبتدا (Subject) اور دوسرے کو خبر (Predicate) کہتے ہیں۔ مثلاً : اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ، اَلۡمَآءُ طَهُوۡرٌ

پہلی مثال میں لفظ اَللّٰہُ اور دوسری میں لفظ اَلۡمَآءُ مبتدا ہیں جب کہ اَکۡبَرُ اور طَهُوۡرٌ خبر ہیں۔

قواعد :

(۱) مبتدا عموماً معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔

(۲) مبتدا اور خبر دونوں مرفوع یعنی حالتِ رفع میں ہوتے ہیں۔

(۳) جنس اور عدد میں خبر، مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔

(٤) مبتدا جب کسی غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو خبر عموماً واحد مؤنث لائی جاتی ہے۔

مثالیں :

اَللّٰہُ غَفُوۡرٌ ، هٰذَا كِتٰبٌ ، اَلصُّلۡحُ خَيۡرٌ ، هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ

اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوۡنَ ، اَلصّٰلِحٰتُ قَانِتَاتٌ

فائدہ :

مبتدا، خبر اور موصوف، صفت میں ظاہری فرق یہ ہوتا ہے کہ مبتدا معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے جب کہ موصوف، صفت دونوں معرفہ یا دونوں نکرہ ہوتے ہیں۔ معنوی فرق یہ ہے کہ مبتدا، خبر مرکب تام جب کہ موصوف، صفت مرکب ناقص ہوتے ہیں۔

جملہ اسمیہ کی چند دیگر شکلیں :

(۱) معرفہ+مرکب اِضافی : اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(۲) معرفہ+مرکب جاری : اَلْحَمْدُ لِلّٰه ، اَلْحَيَآءُ مِنَ الْاِ يْمَان

(۳) مرکب اِضافی+ نکرہ : اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ، مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ

(٤) مرکب جاری+ نکرہ : عَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ، فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

(۵) مرکب ناقص+مرکب ناقص : كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ، وَفِى السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ

فائدہ :

- مرکب توصیفی اور مرکب اشاری کو معرفہ+ نکرہ کے اصول کے مطابق مرکب تام یعنی جملہ اسمیہ بنایا جاسکتا ہے۔ جیسے : اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ سے اَلْوَلَدُ صَالِحٌ اور هٰذه الْغُرْفَةُ سے هٰذه غُرْفَةٌ
- خبر بعض اوقات معرفہ بھی ہوسکتی ہے۔ جیسے : اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ، اَنَا يُوْسُفُ

(۲) جملہ فعلیہ :

اس جملے کو کہتے ہیں جس کا پہلا جز فعل ہو۔ مثلاً : ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا ، خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

(جملہ فعلیہ کے قواعد کا بیان آگے آئے گا۔ اِن شاء اللّٰه)

مشق

(۱) ترجمہ کریں نیز جملہ اسمیہ کی مختلف شکلوں کی وضاحت کریں !

آیات

وَهٰذَا ذكرٌ مّبَا[illegible] اَنْزَلْنٰهُ[illegible] ۵۰) قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رسُوْلُ رَبّكِ (مریم:۱۹)

وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ للطَّيِّبَات (النور:۲۶) اَنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اخْوَةٌ (الحجرات:۱۰)

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰه عَلَى الظّٰلمِيْنَ (ہود:۱۸) هٰذَان خصْمَان اخْتَصَمُوْا فِىْ رَبّهِم (الحج:۱۹)

احادیث

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ ، الصَّلاة عمَادُ الدِيْنِ ، اَلصَّوْم جُنَّة

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ ، اَلصَّلوة خيرٌ مِّنَ النومِ

رَاْسُ الْحِكْمَةِ مَخافة اللّٰهِ ، اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ

الدرس الثامن عشر

ضمائر (PRONOUNS)

اسم ضمیر کی تعریف پیچھے گزر چکی ہے کہ جو لفظ کسی اسم کی جگہ استعمال ہو، ضمیر کہلاتا ہے۔ یعنی ضمائر دوسرے اسموں کے قائم مقام ہوتی ہیں۔ مثلاً : هُوَ ، هٗ ، نَا ضمائر کی دو قسمیں ہیں :

(۱) ضمائر منفصلہ (۲) ضمائر متصلہ

(۱) ضمائر منفصلہ (Seperate Pronouns): ضمائر منفصلہ وہ ہیں جو ہمیشہ دوسرے کلمات سے الگ استعمال ہوتی ہیں اور عموماً جملے کے شروع میں آتی ہیں۔ جیسے : هُمَا ، اَنْتُمْ ، نَحْنُ

(۲) ضمائر متصلہ (Attached Pronouns): ضمائر متصلہ وہ ہیں جو دوسرے کلمات (اسم، فعل یا حرف) کے ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہیں اور بعد میں ہی آتی ہیں۔ جیسے : رَبُّهٗ ، خَلَقَهٗ ، لَهٗ

ضمائر منفصلہ

حالت	جنس / عدد	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	هُوَ	هُمَا	هُمْ
	مؤنث	هِيَ	هُمَا	هُنَّ
حاضر	مذکر	اَنْتَ	اَنْتُمَا	اَنْتُمْ
	مؤنث	اَنْتِ	اَنْتُمَا	اَنْتُنَّ
متکلم	مذکر/مؤنث	اَنَا	نَحْنُ	نَحْنُ

ضمائر متصلہ

حالت	جنس / عدد	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	هٗ	هُمَا	هُمْ
	مؤنث	هَا	هُمَا	هُنَّ
حاضر	مذکر	كَ	كُمَا	كُمْ
	مؤنث	كِ	كُمَا	كُنَّ
متکلم	مذکر/مؤنث	ي	نَا	نَا

مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر منفصل کا استعمال

آپ کو معلوم ہے کہ خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے مگر بعض اوقات خبر کے ساتھ "ال" کا اضافہ کر کے مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر منفصل کا اضافہ کیا جاتا ہے یہ ضمیر مبتدا کے مطابق ہوتی ہے اور اس کا مقصد بات میں تخصیص (زور) پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اس سے جملے کے اردو ترجمے میں "ہی" کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً:

هٰذَا هُوَ الْحَقُّ ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

مشق

(ا) اردو ترجمہ کریں، نیز ضمائر منفصلہ اور متصلہ کا فرق کریں!

(۱) اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ O فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ O اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ O

(۲) وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۳) اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ O حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ O

(٤) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ O الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ O

الدرس التاسع عشر

حروف مشبہ بالفعل

اسم (مبتدا) کونصبی حالت میں لے جانے والے حروف

آپ یہ جان چکے ہیں کہ مبتدا کی اعرابی حالت رفعی ہوتی ہے۔مگر بعض حروف ایسے ہیں کہ اگر وہ جملہ اسمیہ سے پہلے آ جائیں تو مبتدا کونصبی حالت میں لے جاتے ہیں اور مبتدا اِن حروف کا اسم جب کہ خبر اِن حروف کی خبر کہلاتی ہے۔ یہ حروف ضمائر متصلہ کے ساتھ بھی بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔اِن حروف کی تعداد چھ(٦) ہےاوران کی وجہ سے جملہ اسمیہ میں مختلف معانی کا اضافہ ہوجاتا ہے۔

اِنَّ ، اَنَّ ، كَاَنَّ ، لَعَلَّ ، لَيْتَ ، لٰكِنَّ

ان حروف کا استعمال اور مثالیں درج ذیل ہیں:

(١) اِنَّ (بے شک۔تحقیق۔یقیناً) : اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ، اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

(٢) اَنَّ (کہ بے شک) : اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه، اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ

مذکورہ دونوں حروف مضمونِ جملہ سے شک کورفع کرتے اور یقین کا فائدہ دیتے ہیں۔

(٣) كَاَنَّ (گویا۔جیسا کہ) : كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ

یہ حرف جملے میں تشبیہ کامفہوم پیدا کردیتا ہے۔

(٤) لَعَلَّ (امید ہے۔شاید۔تاکہ) : لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا

یہ حرف امید غالب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(٥) لَيْتَ (کاش) : يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا

یہ حرف ایسی آرزو کے لیے بولا جاتا ہے جو پوری نہ ہوسکتی ہو یا گہرے دکھ اور افسوس کے اظہار کے لیے بولا جاتا ہے۔

(٦) **لٰكِنَّ**(لیکن) : وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ

فائدہ : ان حروف کوفعل سے پہلے لانا درست نہیں اور نہ یہ حروف ضمائر منفصلہ کے ساتھ آ سکتے ہیں۔ مثلاً:

اِنَّ صَدَقَ اور اِنَّ هِىَ اُخْتِىْ کہنا غلط ہے،اس کی بجائے اِنَّهٗ صَدَقَ اور اِنَّهَا اُخْتِىْ کہنا درست ہے۔

مشق

(۱) درج ذیل کلمات میں سے مناسب کلمات کے ذریعے خالی جگہیں پُر کریں!

(كَ ، نُوْرُ ، هُوَ ، اَنَّ ، هٰذِهٖ ، اٰيَةٌ ، فِىْ ، لَعَلَّ)

(١) هٰذَا ———— الْحَقُّ (٢) اَللّٰهُ ———— السَّمٰوٰتِ (٣) ———— نَاقَةُ اللّٰهِ

(٤) اِنَّ ———— اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (٥) وَاعْلَمُوْا ———— اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ

(٦) ———— قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ (٧) وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ————كُمْ تُرْحَمُوْنَ

(٨) اِنَّ السَّاعَةَ ———— لَّا رَيْبَ فِيْهَا

(۲) ترجمہ کریں:

(١) وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۝ (٢) اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

(٣) وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ (٤) اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

(٥) فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا

الدرس العشرون

معرب ، مبنی

آخر میں تبدیلی کے لحاظ سے اسم دو طرح کا ہے : (۱) معرب (۲) مبنی

مُعرب :

جس اسم کے آخر میں ضرورت اور موقع محل کے لحاظ سے اِعرابی تبدیلی ہوتی رہے، وہ مُعرب کہلاتا ہے۔ یہ تبدیلی خواہ حرکات کی ہو یا حروف کی۔ مثلاً:

اَللّٰهُ ، اَللّٰهَ ، اَللّٰه ۔ رَسُوْلٌ ، رَسُوْلًا ، رَسُوْلٍ

مُسْلِمَانِ ، مُسْلِمَيْنِ ۔ مُسْلِمُوْ نَ ، مُسْلِمِيْنَ

مبنی :

جو کلمہ مختلف حالتوں اور موقعوں کے باوجود ایک ہی شکل پر قائم رہے اور اِعرابی تبدیلیاں قبول نہ کرے اسے مبنی کہتے ہیں۔ عربی زبان میں ایسے الفاظ تقریباً پندرہ فی صد ہیں اور وہ درج ذیل ہیں :

(۱) تمام حروف۔ جیسے : اِنَّ ، فِيْ ، بِ ، وَ

(۲) تمام ضمائر۔ جیسے : هُوَ ، اَنْتَ ، نَحْنُ ، هٗ ، كَ ، يْ

(۳) تثنیہ کے سوا تمام اسمائے اشارہ ۔ مثلاً: هٰذَا ، هٰٓؤُلَآءِ ، تِلْكَ ، اُولٰٓئِكَ

(٤) تثنیہ کے سوا تمام اسمائے موصولہ۔ مثلاً: اَلَّذِيْ ، اَلَّتِيْ وغیرہ

(٥) ایسے اسماء جن کے آخر میں کھڑی زبر یا الف ہو۔ مثلاً : طُوْبٰى ، كُبْرٰى ، اَلصَّفَا ، اَلدُّنْيَا

(٦) ایسے اسماء جن کے آخر میں متکلم کی ضمیر "ی" ہو۔ مثلاً : رَبِّيْ ، اٰيَاتِيْ

معرب کی چند مثالیں:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَارَيْبَ فِيْهِ ۔ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ۔ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ

اَلَآ اِنَّ نَصْرَاللّٰهِ قَرِيْبٌ ۔ بِنَصْرِاللّٰهِ

مبنی کی چند مثالیں:

مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۔ اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ

الدرس الحادی والعشرون

منصرف ۔ غیر منصرف

جو الفاظ اعرابی تبدیلیاں قبول کرتے ہیں (یعنی معرب) وہ دو طرح کے ہیں۔ بعض تو ہر قسم کی تبدیلی قبول کرتے ہیں اور بعض تمام کی بجائے چند تبدیلیاں اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ معرب الفاظ کی دو اقسام ہیں: (۱) منصرف (۲) غیر منصرف

منصرف :

وہ اسماء جو تنوین اور دوسری تمام قسم کی تبدیلیاں قبول کر لیں۔ مثلاً : مُحَمَّدٌ ، اَلْكِتٰبُ ، رِجَالٌ
ان الفاظ کی رفعی حالت میں ضمہ، نصبی حالت میں فتحہ اور جری حالت میں کسرہ آئے گا۔

غیر منصرف :

جن اسماء کے آخر میں نہ تنوین آئے اور نہ حالت جر میں کسرہ آئے بلکہ نصب و جر دونوں حالتوں میں فتحہ ہی آئے، انہیں غیر منصرف کہا جاتا ہے۔ وہ اسماء درج ذیل ہیں :

(۱) اسم علم، بشرطیکہ :

(ا) عجمی (غیر عربی) نام ہو۔ مثلاً : اِبْرَاهِيْمُ ، اِسْمٰعِيْلُ ، اِسْحٰقُ ، يَعْقُوْبُ

(ب) مؤنث ہو۔ مثلاً : خَدِيْجَةُ ، عَائِشَةُ ، مَكَّةُ ، اُسَامَةُ

(ج) جس کے آخر میں الف نون (ان) ہو۔ مثلاً : عُثْمَانُ ، سَلْمَانُ ، سُفْيَانُ ، عِمْرَانُ

(۲) اسم صفت کے وہ الفاظ جو :

(ا) " فَعْلَانُ " کے وزن پر ہوں۔ مثلاً : غَضْبَانُ ، حَيْرَانُ

(ب) " اَفْعَلُ " کے وزن پر ہوں۔ جیسے : اَحْسَنُ ، اَعْلَمُ ، اَكْبَرُ ، اَصْغَرُ

(ج) " فَعْلَاءُ " کے وزن پر ہوں۔ جیسے : صَفْرَآءُ ، بَيْضَآءُ

(۳) جمع مکسر کے وہ الفاظ :

(ا) جن میں الفِ جمع کے بعد کم از کم دو حروف ہوں۔ مثلاً : مَنَافِعُ، مَصَابِيحُ، حَدَآئِقُ، اَحَادِيثُ

(ب) جن کے آخر میں الف ممدودہ ہو۔ مثلاً : عُلَمَآءُ، اَنْبِيَآءُ، اَشْيَآءُ، شُرَكَآءُ

فائدہ :

اگر کسی غیر منصرف اسم کے شروع میں لام تعریف (اَل) آجائے یا وہ مضاف واقع ہو تو اس کی جری حالت میں کسرہ آئے گا۔ مثلاً :

☆ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ...... (البقرة:۱۵۸)

☆ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔ (الم السجدہ:۱۶)

☆ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (التوبة:۶۰)

آیات

(١) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (٢) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ

(٣) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا (٤) ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

(٥) فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ (٦) اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ

(٧) اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ (٨) وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

(٩) وَ مَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ (١٠) اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

(١١) وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ (١٢) اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ

(١٣) وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (١٤) اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ

(١٥) كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا (١٦) اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ

(١٧) اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ (١٨) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

(١٩) يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا (٢٠) هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ

(٢١) وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ

(٢٢) نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ٥ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ

(٢٣) مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ

(٢٤) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ

احادیث

(١) اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ الْمَرْصُوْصِ، يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا

(٢) اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ

(٣) اِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوْفِ

(٤) لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا

(٥) خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ، وَ اَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِىْ

(٦) اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ اَخْلَاقًا

(٧) مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ

(٨) كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِى الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ: **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ**

الدرس الثانی والعشرون

جملہ فعلیہ اور اس کے اجزاء

یہ بات آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ جملہ فعلیہ اس جملے کو کہتے ہیں جو فعل سے شروع ہو۔اب جان لیجیے کہ جملہ فعلیہ کم از کم فعل اور فاعل پر مشتمل ہوتا ہے، البتہ کبھی اس کے ساتھ مفعول بھی آجاتا ہے۔ فاعل (Subject) کام کرنے والے کو کہتے ہیں جب کہ مفعول (Object) اس شخص یا چیز کو کہتے ہیں جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ یاد رہے کہ فاعل اور مفعول دونوں اسم ہی ہوتے ہیں۔

☆ فعل اور فاعل پر مشتمل جملہ فعلیہ کی مثالیں :

صَدَقَ اللّٰهُ ۔ سَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ ۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ

☆ فعل، فاعل اور مفعول پر مشتمل جملہ فعلیہ کی مثالیں:

بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ ۔ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ ۔ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

قواعد : (۱) آپ نے غور کیا ہوگا کہ گزشتہ تمام مثالوں میں فاعل کی اعرابی حالت رفعی اور مفعول کی اعرابی حالت نصبی ہے۔اسی طرح ہر فاعل حالتِ رفع میں اور ہر مفعول حالتِ نصب میں ہوتا ہے۔

(۲) جملہ فعلیہ میں پہلے فعل پھر فاعل اور پھر مفعول ہوتا ہے۔ مگر کبھی مفعول، فاعل سے پہلے بھی آجاتا ہے۔

جیسے: وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ (البقرة : ۱۲۴)

مشق

آیات واحادیث ذیل میں ترجمے کی مدد سے فعل، فاعل اور مفعول کی پہچان کریں!

آیات : (۱) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (التوبة: ۷۲)

(۲) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ (البینة: ۸)

(۳) وَ لَا یَظْلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا (الکهف : ۴۹)

احادیث: (۱) لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰکِلَ الرِّبَا (مسلم)

(۲) لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ

الدرس الثالث والعشرون

فعل کی اقسام

عربی زبان میں زمانے کے لحاظ سے فعل کی چار اقسام ہیں :(۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر (۴) نہی

(۱) فعل ماضی (Past Tense) : وہ فعل ہے جس سے معلوم ہو کہ کوئی کام گزشتہ زمانے میں ہو چکا ہے۔ مثلاً : عَلِمَ (اس نے جانا۔) جَاهَدَ (اس نے جہاد کیا۔) اِنْبَعَثَ (وہ اُٹھا۔) اِسْتَغْفَرَ (اس نے بخشش طلب کی۔)

(۲) فعل مضارع: وہ فعل ہے جو کبھی زمانہ حال اور کبھی زمانہ مستقبل (Present or Future) پر دلالت کرے۔مثلاً: يَعْلَمُ (وہ جانتا ہے/جانے گا۔) يَسْتَغْفِرُ (وہ بخشش طلب کرتا ہے/ کرے گا۔) يُجَاهِدُ (وہ جہاد کرتا ہے/ کرے گا۔)

(۳) فعل امر (Imperative) : وہ فعل ہے جس میں مخاطب کو کوئی کام کرنے کا حکم دیا جائے یا اس سے گزارش کی جائے۔مثلاً : اِعْلَمْ (تو جان لے۔) اِسْتَغْفِرْ (بخشش طلب کر۔) جَاهِدْ (جہاد کر۔) اِغْفِرْ (بخش دے۔)

(٤) فعل نہی (Imperative Nagative): وہ فعل ہے جس میں کسی کام سے حکماً روکا جائے یا نہ کرنے کی درخواست کی جائے۔ مثلاً : لَا تَحْمِلْ ، لَا تَحْزَنْ ، لَا تُشْرِكْ ، لَا تُؤَاخِذْ

مشق

ترجمے کی مدد سے فعل کی اقسام پہچانیں !

رَزَقْنَا	(ہم نے رزق دیا۔)	يَرْغَبُ	(وہ رغبت رکھتا ہے۔)
نَعْبُدُ	(ہم عبادت کرتے ہیں۔)	يَهْدِيْ	(وہ ہدایت دیتا ہے۔)
عَمِلُوْا	(انہوں نے عمل کیا۔)	يَكْتُمُوْنَ	(وہ چھپاتے ہیں۔)
خَلَقَ	(اس نے پیدا کیا۔)	كَفَرُوْا	(انہوں نے انکار/ کفر کیا۔)
لَا تَقْرَبَا	(تم دونوں قریب نہ جانا۔)	لَا تَقْرَبُوْا	(تم قریب مت جاؤ۔)
اُقْتُلُوْا	(تم سب قتل کرو۔)	اُذْكُرُوْا	(تم سب ذکر کرو۔)
يَهْبِطُ	(وہ گرے گا۔)	سَاَلَ	(اس نے سوال کیا۔)
اِسْمَعُوْا	(تم سب سنو۔)	وَجَدَ	(اس نے پایا۔)
جَعَلْنَا	(ہم نے بنایا۔)	اِسْتَغْفِرُوْا	(بخشش طلب کرو۔)

الدرس الرابع والعشرون

فعل ماضی 1 (Past Tense)

فعل ماضی یا کوئی بھی فعل بنانے کے لیے تین چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے : مادہ۔ وزن۔ صیغہ

(۱) مادہ (Root) : وہ مواد (Raw Material) جس سے فعل وجود میں آتا ہے۔ مادہ عام طور پر تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔

(۲) وزن (Die) : جس میں مادہ رکھا یا ڈھالا جاتا ہے۔ افعال کے وزن کے لیے عربی زبان میں تین حروف ف ع ل مقرر ہیں... مادے کے پہلے حرف کو فاءِ کلمہ، دوسرے کو عینِ کلمہ اور تیسرے کو لامِ کلمہ کہتے ہیں۔ مادے کے درمیانے حرف پر تینوں حرکات آنے کی وجہ سے فعل ماضی کی تین شکلیں (وزن) بنتی ہیں: فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ

(۳) صیغہ (Form) : کسی بھی فعل کی وہ مستعمل شکل (Applied Form) جو مادے کو وزن میں رکھنے کے بعد بنتی ہے۔ درج ذیل نقشہ ملاحظہ فرمائیں:

مادہ	وزن	صیغہ		ترجمہ
فَ تَ حَ	فَعَلَ	فَتَحَ	واحد مذکر غائب	اس نے کھولا۔
ضَ رَ بَ	فَعَلَ	ضَرَبَ		اس نے مارا۔
نَ صَ رَ	فَعَلَ	نَصَرَ		اس نے مدد کی۔
سَ مِ عَ	فَعِلَ	سَمِعَ	واحد مذکر غائب	اس نے سنا۔
شَ رِ بَ	فَعِلَ	شَرِبَ		اس نے پیا۔
عَ لِ مَ	فَعِلَ	عَلِمَ		اس نے جان لیا۔
كَ رُ مَ	فَعُلَ	كَرُمَ	واحد مذکر غائب	وہ معزز ہوا۔
قَ رُ بَ	فَعُلَ	قَرُبَ		وہ قریب ہوا۔
بَ عُ دَ	فَعُلَ	بَعُدَ		وہ دور ہوا۔

فائدہ :

فعل ماضی سے پہلے اگر "اِذَا" یا "اِنْ" آجائے تو ترجمہ مستقبل میں کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ (جب اللہ کی مدد آئے گی۔)

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ (اگر تمہارے پاس کوئی فاسق آئے....)

مشق

(۱) درج ذیل مختلف مادوں کو مطلوبہ اوزان (شکلوں) میں ڈھالیں!

مادہ	وزن	صیغہ	مادہ	وزن	صیغہ
ص ب ر	فَعَلَ	--------	ط ھ ر	فَعُلَ	--------
ر ش د	---	--------	خ ب ث	--	--------
ع م ل	---	--------	د ھ ب	فَعَلَ	--------
ش ھ د	---	--------	م ن ع	--	--------
ض ح ك		--------	ف ھ م	فَعِلَ	--------

(۲) درج ذیل مختلف افعال کا وزن معلوم کریں !

رَضِيَ ، وَعَدَ ، لَعَنَ ، رَكِبَ ، ثَقُلَ

عَجِلَ ، وَقَفَ ، سَحَرَ ، حَبطَ ، نَزَلَ

بَلَغَ ، وَرِثَ ، كَفَرَ ، ضَعُفَ ، رَبِحَ

صَدَقَ ، كَسَبَ ، وَهَبَ ، سَلِمَ ، دَخَلَ

الدرس الخامس والعشرون

فعل ماضی 2 (Past Tense)

عدد اور جنس وغیرہ کے اعتبار سے فاعل کی مختلف حالتوں کی وجہ سے فعل ماضی کی گردان (Inflection) چودہ صیغوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ گردان کا طریقہ اور قواعد درج ذیل ہیں :

گردان		صیغہ			قاعدہ
ف ع ل	فَعَلَ	واحد	مذکر	غائب	کسی علامت اور اضافے کے بغیر (آخر میں فتحہ)
ف ع ل + ا	فَعَلَا	تثنیہ	مذکر	غائب	واحد مذکر غائب کے آخر میں تثنیہ کا الف بڑھا دیا۔
ف ع ل + وا	فَعَلُوْا	جمع	مذکر	غائب	واحد مذکر غائب کے آخر میں جمع کا واؤ بڑھا دیا۔
ف ع ل + تْ	فَعَلَتْ	واحد	مؤنث	غائب	واحد مذکر غائب کے آخر میں تائے تانیث ساکنہ کا اضافہ کر دیا۔
ف ع ل + تَا	فَعَلَتَا	تثنیہ	مؤنث	غائب	واحد مذکر غائب کے آخر میں "تَا" بڑھا دیا جائے۔
ف ع ل + نَ	فَعَلْنَ	جمع	مؤنث	غائب	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "نَ" بڑھا دیا۔
ف ع ل + تَ	فَعَلْتَ	واحد	مذکر	حاضر	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تَ" بڑھا دیا۔
ف ع ل + تُمَا	فَعَلْتُمَا	تثنیہ	مذکر	حاضر	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تُمَا" بڑھا دیا۔
ف ع ل + تُمْ	فَعَلْتُمْ	جمع	مذکر	حاضر	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تُمْ" بڑھا دیا۔
ف ع ل + تِ	فَعَلْتِ	واحد	مؤنث	حاضر	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تِ" بڑھا دیا۔
ف ع ل + تُمَا	فَعَلْتُمَا	تثنیہ	مؤنث	حاضر	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تُمَا" بڑھا دیا۔
ف ع ل + تُنَّ	فَعَلْتُنَّ	جمع	مؤنث	حاضر	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تُنَّ" بڑھا دیا۔
ف ع ل + تُ	فَعَلْتُ	واحد	مذکر	متکلم	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تُ" بڑھا دیا۔
ف ع ل + نَا	فَعَلْنَا	تثنیہ، جمع	مؤنث	متکلم	واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "نَا" بڑھا دیا۔

حالت	جنس / عدد	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	عَلِمَ	عَلِمَا	عَلِمُوْا
	مؤنث	عَلِمَتْ	عَلِمَتَا	عَلِمْنَ
حاضر	مذکر	عَلِمْتَ	عَلِمْتُمَا	عَلِمْتُمْ
	مؤنث	عَلِمْتِ	عَلِمْتُمَا	عَلِمْتُنَّ
متکلم	مذکر/مؤنث	عَلِمْتُ	عَلِمْنَا	عَلِمْنَا

مشق

(۱) درج ذیل کلمات سے مکمل گردانیں بنائیں!

سَمِعَ، نَصَرَ، ذَهَبَ، شَرِبَ، عَبَدَ، فَرِحَ

(۲) نیچے دیئے گئے قرآنی الفاظ کے صیغے بتائیں!

الفاظ	صیغہ	الفاظ	صیغہ
خَلَقْتَ	____________	كَفَرْتُ	____________
عَرَضْنَا	____________	قَتَلُوْا	____________
تَرَكَ	____________	تَرَكْتُ	____________
كَسَبْتُمْ	____________	رَكِبَا	____________
رَضِيَ	____________	قَالَتَا	____________

الدرس السادس والعشرون

جملے میں فاعل کی مختلف صورتیں

یہ بات تو آپ کو معلوم ہو چکی ہے کہ ہر فعل کے لیے فاعل کا ہونا لازمی ہے۔ چنانچہ جملے میں فاعل دو طرح آتا ہے:

(۱) اسم ظاہر (۲) اسم ضمیر

فاعل اسم ظاہر (Noun) : یعنی فاعل جملے میں مذکور (Mentioned) ہو۔ جیسے : رَضِیَ اللّٰہُ ۔ قَتَلَ دَاوٗدُ

فاعل اسم ضمیر (Pronoun) : یعنی فاعل ضمیر کی صورت میں فعل میں ہی پوشیدہ (Hidden) ہو۔ جیسے :

جَمَعَ مَالاً وَّ عَدَّدَہٗ۔ یاد رہے کہ عربی زبان کے ہر فعل میں ایک ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے۔ جب فاعل ظاہر نہ ہو تو وہی ضمیر اس فعل کا فاعل بن جاتی ہے۔

قواعد:

(۱) فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہر حال میں واحد آئے گا۔ مذکر فاعل کے لیے فعل مذکر اور مؤنث فاعل کے لیے فعل مؤنث ہوگا۔ مثلاً : قَالَ رَجُلَانِ ۔ سَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ ۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ

(۲) اگر فاعل ظاہر نہ ہو تو فعل کا صیغہ فاعل کے عدد کے مطابق ہوگا۔

مثلاً : وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا ....

(۳) اگر فاعل عاقل کی جمع مکسر ہو تو فعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔

مثلاً : قَالَ نِسْوَۃٌ ۔ قَالَتْ رُسُلُھُمْ

(٤) اور فاعل اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو فعل ہمیشہ واحد مؤنث آئے گا۔ مثلاً : حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ

(٥) فعل ماضی کو مثبت (Positive) سے منفی (Negative) بنانا ہو تو اس کے شروع میں "مَا" لگا دیا جاتا ہے۔

مثلاً : قَتَلَ (اس نے قتل کیا۔) سے مَاقَتَلَ (اس نے قتل نہیں کیا۔)

مشق

درج ذیل آیات اور احادیث پڑھیے اور بتائیے کہ خط کشیدہ افعال کون سے صیغے ہیں۔ نیز ان میں سے کس کا فاعل ظاہر اور کس کا پوشیدہ ہے؟

آیات:

(۱) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (آل عمران:۱۹۱)

(۲) وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَاللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (آل عمران:۵۴)

(۳) قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:۲۳)

(۴) وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ ج فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الاعراف:۸)

(۵) لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراہیم:۷)

(۶) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ (آل عمران:۴)

احادیث:

(۱) اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ (متفق علیہ)

(۲) اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (الترمذی، النسائی)

(۳) اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ (صحیح مسلم)

الدرس السابع والعشرون

فعل مضارع 1

جس فعل میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں، اسے فعل مضارع کہتے ہیں۔ جیسے : يَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا۔) يَعْلَمُ (وہ جانتا ہے یا جانے گا۔)

فعل مضارع فعل ماضی سے بنایا جاتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی کے پہلے حرف کو ساکن کر کے شروع میں چار حروف (ي، ت، أ، ن) میں سے کسی حرف کا حسبِ ضرورت اضافہ کر دیا جائے۔ ان حروف کو "علاماتِ مضارع" کہا جاتا ہے۔

فعل مضارع کی گردان (Inflection)

گردان		صیغہ			طریقہ / قاعدہ
يَفْعَلُ	يَفْعَلُ	واحد	مذکر	غائب	آخر میں کسی اضافے کے بغیر
يَفْعَلَ + انِ	يَفْعَلَانِ	تثنیہ			واحد کے آخر میں " انِ " کا اضافہ
يَفْعَلُ + وْنَ	يَفْعَلُوْنَ	جمع			واحد کے آخر میں " وْنَ " کا اضافہ
تَفْعَلُ	تَفْعَلُ	واحد	مؤنث	غائب	واحد میں کسی اضافے کے بغیر
تَفْعَلَ + انِ	تَفْعَلَانِ	تثنیہ			واحد کے آخر میں "انِ" کا اضافہ
يَفْعَلُ + نَ	يَفْعَلْنَ	جمع			واحد کے آخر میں "نَ" کا اضافہ
تَفْعَلُ	تَفْعَلُ	واحد	مذکر	حاضر	آخر میں کسی اضافے کے بغیر
تَفْعَلَ + انِ	تَفْعَلَانِ	تثنیہ			واحد کے آخر میں " انِ " کا اضافہ
تَفْعَلُ + وْنَ	تَفْعَلُوْنَ	جمع			واحد کے آخر میں " وْنَ " کا اضافہ
تَفْعَلِ + يْنَ	تَفْعَلِيْنَ	واحد	مؤنث	حاضر	واحد کے آخر میں " يْنَ " کا اضافہ
تَفْعَلَ + انِ	تَفْعَلَانِ	تثنیہ			واحد کے آخر میں " انِ " کا اضافہ
تَفْعَلُ + نَ	تَفْعَلْنَ	جمع			واحد کے آخر میں " نَ " کا اضافہ
اَفْعَلُ	اَفْعَلُ	واحد		متکلم	آخر میں کسی اضافے کے بغیر
نَفْعَلُ	نَفْعَلُ	تثنیہ / جمع	مذکر / مؤنث		آخر میں کسی اضافے کے بغیر

الدرس الثامن والعشرون

فعل مضارع 2

فعل مضارع کو مستقبل سے خاص کرنے والے حروف :

قرآن مجید میں آنے والے افعال مضارعہ کا ترجمہ کبھی زمانہ حال میں اور کبھی زمانہ مستقبل میں کیا جاتا ہے۔ عام طور پر اس کا اندازہ تو سیاق وسباق ہی سے ہوتا ہے، البتہ بعض حروف کی موجودگی میں ترجمہ صرف مستقبل میں کیا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) سَ / سَوْ فَ (عنقریب) : اگر فعل مضارع کے شروع میں "سَ" یا "سَوْفَ" آجائے تو وہ زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ فعل مضارع کے ساتھ لفظ " سَ " کا استعمال عموماً مستقبل قریب کے لیے اور "سَوْفَ" کا مستقبل بعید کے لیے ہوتا ہے۔ مثلاً : سَيَعْلَمُوْنَ ، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

(۲) لَ (لام مفتوح) اور نَّ (نون مشدد) : یہ دونوں حروف فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کرنے کے علاوہ اس میں تاکید در تاکید کا مفہوم بھی پیدا کرتے ہیں۔ انہیں حروف تاکید بھی کہا جاتا ہے۔ "لَ" فعل مضارع کے شروع میں جب کہ " نَّ " آخر میں آتا ہے۔ نونِ مشدد (نون ثقیلہ) کے آنے سے فعل مضارع میں درج ذیل تبدیلیاں ہوتی ہیں:

i ۔ جن صیغوں کے آخر میں ضمہ آتا ہے ان کا ضمہ فتحہ سے بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً: يَنْصُرُ سے لَيَنْصُرَنَّ

ii ۔ سات صیغوں سے نون اعرابی حذف کر دیا جاتا ہے جب کہ جمع مذکر کے صیغوں سے واوٗ اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے یا بھی حذف ہو جاتی ہے۔ مثلاً : يَفْعَلُوْنَ سے لَيَفْعَلُنَّ ، تَفْعَلُوْنَ سے لَتَفْعَلُنَّ ، تَفْعَلِيْنَ سے لَتَفْعَلِنَّ اور يَفْعَلَانِ سے لَيَفْعَلَانِّ

فعل مضارع کو 'ماضی استمراری' میں تبدیل کرنا :

فعل مضارع کے شروع میں لفظ " كَانَ " لگانے سے ماضی استمراری (Past continuous) بن جاتا ہے۔ فعل مضارع کے صیغوں میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ "كَانَ" کے صیغے بھی بدلتے رہیں گے۔ مثلاً :

كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۔ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا

الدرس الثامن والعشرون

فعل مضارع 2

فعل مضارع کو مستقبل سے خاص کرنے والے حروف :

قرآن مجید میں آنے والے افعال مضارعہ کا ترجمہ کبھی زمانہ حال میں اور کبھی زمانۂ مستقبل میں کیا جاتا ہے۔ عام طور پر اس کا اندازہ تو سیاق و سباق ہی سے ہوتا ہے، البتہ بعض حروف کی موجودگی میں ترجمہ صرف مستقبل میں کیا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) سَ / سَوْفَ (عنقریب) : اگر فعل مضارع کے شروع میں "سَ" یا "سَوْفَ" آجائے تو وہ زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ فعل مضارع کے ساتھ لفظ "سَ" کا استعمال عموماً مستقبل قریب کے لیے اور "سَوْفَ" کا مستقبل بعید کے لیے ہوتا ہے۔ مثلاً : سَيَعْلَمُوْنَ ، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

(۲) لَ (لام مفتوح) اور نَّ (نون مشدد) : یہ دونوں حروف فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کرنے کے علاوہ اس میں تاکید در تاکید کا مفہوم بھی پیدا کرتے ہیں۔ انہیں حروف تاکید بھی کہا جاتا ہے۔ "لَ" فعل مضارع کے شروع میں جب کہ "نَّ" آخر میں آتا ہے۔ نونِ مشدد (نون ثقیلہ) کے آنے سے فعل مضارع میں درج ذیل تبدیلیاں ہوتی ہیں:

i ۔ جن صیغوں کے آخر میں ضمہ آتا ہے ان کا ضمہ فتحہ سے بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً: يَنْصُرُ سے لَيَنْصُرَنَّ

ii ۔ سات صیغوں سے نون اعرابی حذف کر دیا جاتا ہے جب کہ جمع مذکر کے صیغوں سے واوَ اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے یا بھی حذف ہو جاتی ہے۔ مثلاً : يَفْعَلُوْنَ سے لَيَفْعَلُنَّ ، تَفْعَلُوْنَ سے لَتَفْعَلُنَّ ، تَفْعَلِيْنَ سے لَتَفْعَلِنَّ اور يَفْعَلَانِ سے لَيَفْعَلَانِّ

فعل مضارع کو "ماضی استمراری" میں تبدیل کرنا :

فعل مضارع کے شروع میں لفظ "كَانَ" لگانے سے ماضی استمراری (Past continuous) بن جاتا ہے۔ فعل مضارع کے صیغوں میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ "كَانَ" کے صیغے بھی بدلتے رہیں گے۔ مثلاً :

كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ ۔ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا

الدرس التاسع والعشرون

فعل لازم ۔ فعل متعدی

فاعل کے بغیر کسی فعل کا تصور ممکن نہیں، البتہ مفعول کا استعمال ہر فعل کے لیے ضروری نہیں ۔ چنانچہ جملے میں فاعل اور مفعول کے استعمال کی وجہ سے فعل کی دو قسمیں ہیں : (۱) فعل لازم (۲) فعل متعدی

فعل لازم (Intransitive) : جو فعل صرف فاعل کے ملنے سے بات مکمل کر دے اسے فعل لازم کہتے ہیں ۔ مثلاً : جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۔ " جَآءَ " اور " زَهَقَ " فعل لازم ہیں، کیونکہ صرف فاعل (اَلْحَقُّ اور اَلْبَاطِلُ) کے استعمال سے بات مکمل ہوگئی ہے ، مفعول کی ضرورت نہیں پڑی ۔

فعل متعدی (Transitive) : وہ فعل ہے جس میں فاعل کے علاوہ مفعول کا لانا بھی ضروری ہو ۔ مثلاً : صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۔ " صَرَفَ " فعل متعدی ہے کیونکہ وہ مفعول (قُلُوْبَهُمْ) کا تقاضا کرتا ہے اور اس کے بغیر جملہ مکمل نہیں ہو سکتا ۔

فائدہ : فعل لازم اور متعدی میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ لازم میں کام کے "ہونے" کا ذکر ہوتا ہے جب کہ فعل متعدی میں کام "کرنے" کا ۔

مشق

درج ذیل مختلف افعال میں سے فعل لازم اور متعدی کی پہچان کریں، نیز صیغے بھی بتائیں!

فعل	صیغہ	لازم/متعدی
قَتَلْتُ	--------------	--------------
فَرِحُوْا	--------------	--------------
يَاْكُلَانِ	--------------	--------------
يَجْمَعُ	--------------	--------------
صَلَحَ	--------------	--------------
اَخَذْنَا	--------------	--------------
يَعْبُدُوْنَ	--------------	--------------
رَاَيْتُمْ	--------------	--------------

الدرس الثلاثون

فعل معروف ۔ فعل مجہول

فعل معروف (Active Voice) : اس فعل کو کہتے ہیں جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو اور فاعل معلوم ہو۔
مثلاً : خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ اس آیت میں فعل "خَلَقَ" کی نسبت فاعل "اَللّٰهُ" کی طرف ہے۔
فعل مجہول (Passive Voice) : جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو اور فعل کی نسبت مفعول کی طرف کر دی گئی ہو اُسے فعل مجہول کہتے ہیں۔ مثلاً : خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا۔ اس آیت میں فاعل موجود نہیں ہے اور فعل کی نسبت مفعول (اَلْاِنْسَانُ) کی طرف کر دی گئی ہے، لہٰذا خُلِقَ فعل مجہول کہلائے گا۔

قواعد :

(۱) فعل ماضی مجہول کا وزن "فُعِلَ" اور مضارع مجہول کا وزن "یُفْعَلُ" ہے۔ دونوں کی گردان حسب سابق بنے گی۔

(۲) فعل مجہول کا فاعل نہیں ہوتا اور مفعول اس کی جگہ لے لیتا ہے، اس لیے اسے ''نائب فاعل'' کہا جاتا ہے۔ لہٰذا فاعل کے تمام قواعد نائب فاعل پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ یعنی فاعل کی طرح نائب فاعل کی بھی اعرابی حالت رفعی ہوگی۔ مثلاً : ذُکِرَ اللّٰهُ، وُضِعَ الْکِتَابُ

(۳) فاعل کی طرح نائب فاعل بھی ضمیر کی شکل میں پوشیدہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً : یَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ

مشق

درج ذیل افعال ماضی اور مضارع کو مجہول بنا کر گردان مکمل کریں!

خَلَقَ ، نَصَرَ ، قَتَلَ ، یَقْتُلُ ، یَعْلَمُ ، یَرْزُقُ

آیات

(۱) مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ (البقرۃ :۲۵۵)

(۲) قَالَ ھَلْ یَسْمَعُوْنَکُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ o اَوْ یَنْفَعُوْنَکُمْ اَوْ یَضُرُّوْنَ o قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا کَذٰلِکَ یَفْعَلُوْنَ (الشعراء:۷۲-۷۴)

(۳) اَفَرَئَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ o ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَہٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ (الواقعہ :۶۳،۶۴)

(٤) اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مَتَاعٌ (الرعد : ۲۶)

(۵) اَفَلَایَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ o وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ o وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ o وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ (الغاشیہ :۱۷-۲۰)

(٦) قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ (الاعراف :۱۸۸)

(۷) قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَہٗ (عبس : ۱۷) (۸) وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ (الرحمٰن :٦)

(۹) اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ (المرسلٰت : ۷)

(۱۰) وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمْلِکُ لَھُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَیْئًا (النحل : ۷۳)

(۱۱) یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ (القمر :۴۸)

(۱۲) وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ (الحج :۴۰) (۱۳) فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا (الانبیاء : ۴۷)

(۱٤) ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (التکاثر : ۸)

(۱٥) سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا (الطلاق : ۷)

(۱٦) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (الانفال : ۲)

(۱۷) يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ (المائدہ : ۱۰۹)

(۱۸) يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ الْاَقْدَامِ (الرحمٰن : ۴۱)

احادیث

(۱) نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا

(۲) اَلَا اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَ هِيَ الْقَلْبُ (متفق علیہ)

(۳) "---- وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ ، وَ لَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ" قَالَ قَائِلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا الْوَهْنُ ؟ قَالَ: " حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ " (سنن ابی داؤد/ بیہقی)

(٤) مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ ، وَ مَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا ، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ (صحیح مسلم)

(٥) تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ ، لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا : كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ (الموطا)

الدرس الواحد والثلاثون

ثلاثی مجرد ۔ ثلاثی مزید فیہ

کسی بھی فعل کا مادہ کم از کم تین حرفی ہوتا ہے اور تین حرفی مادے سے بننے والے فعل کو "ثُـلاثـی" کہتے ہیں۔
حروف کی تعداد کے لحاظ سے "فعل ثلاثی" کی دو قسمیں ہیں : (۱) ثلاثی مجرد (۲) ثلاثی مزید فیہ

(۱) ثُلاثی مجرد :

بنیادی طور پر ہر فعل میں عموماً تین حروف اصلی ہوتے ہیں، جنہیں مادہ (Root) کہا جاتا ہے۔ اگر کسی فعل ماضی کے پہلے صیغے (واحد مذکر غائب) میں صرف تین حروف ہوں تو ایسے فعل کو "ثلاثی مجرد" کہتے ہیں۔ مثلاً :

کَسَبَ ، نَزَلَ ، خَرَجَ ، شَهِدَ ، بَلَغَ

(۲) ثلاثی مزید فیہ (Triplet with Additional Letter) :

اگر کسی فعل ماضی کے پہلے صیغے میں تین حروف سے کوئی زائد حرف (Additional Letter) آجائے تو ایسے فعل کو "ثلاثی مزید فیہ" کہتے ہیں۔ یہ زائد حرف "ثلاثی مجرد" کے معنیٰ میں ایک طرح کا اضافہ یا ترمیم کر دیتے ہیں۔

درج ذیل نقشہ ملاحظہ فرمائیں!

ثلاثی مجرد	ثلاثی مزید فیہ	زائد حرف/حروف
نَزَلَ (وہ اترا۔)	أَنْزَلَ (اس نے اتارا۔)	أ ـــ ـــ ـــ
قَتَلَ (اس نے قتل کیا۔)	قَاتَلَ (اس نے جنگ کی۔)	ـــ ا ـــ ـــ
كَسَبَ (اس نے کمایا۔)	اِكْتَسَبَ (محنت سے کمایا۔)	اِ ـــ تَ ـــ ـــ
صَرَفَ (اس نے پھیرا۔)	اِنْصَرَفَ (وہ پھر گیا۔)	اِ نْ ـــ ـــ ـــ
غَفَرَ (اس نے بخش دیا۔)	اِسْتَغْفَرَ (بخشش طلب کی۔)	اِ سْ تَ ـــ ـــ ـــ
قَطَعَ (اس نے کاٹا۔)	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کیا۔)	ـــ ـّـ ـــ

نوٹ : ثلاثی مزید فیہ کی مکمل گردان بنانے کے وہی قواعد ہیں جو ثلاثی مجرد کے ہیں۔

مشق

(۱) درج ذیل مختلف افعال میں سے ''ثلاثی مجرد'' اور ''ثلاثی مزید فیہ'' کی پہچان کریں۔

اَسْلَمَ	وہ مسلمان ہوا۔	سَبَّحَ	اس نے تسبیح کی۔
اَرْسَلَ	اس نے بھیجا۔	هَاجَرَ	اس نے ہجرت کی۔
صَدَقَ	اس نے سچ کہا۔	دَخَلَ	وہ داخل ہوا۔
سَخَّرَ	اس نے مسخر کیا۔	تَبَسَّمَ	وہ مسکرایا۔
اَصْلَحَ	اس نے درست کیا۔	كَذَبَ	اس نے جھوٹ بولا۔
اِسْتَكْبَرَ	اس نے تکبر کیا۔	تَعَامَلَ	اس نے معاملہ کیا۔
تَقَابَلَ	وہ مقابلے میں آیا۔	اِجْتَهَدَ	اس نے بہت کوشش کی۔
قَبِلَ	اس نے قبول کیا۔	اِسْتَنْصَرَ	اس نے مدد طلب کی۔
عَمِلَ	اس نے عمل کیا۔	اِنْفَجَرَ	وہ پھوٹ پڑا۔
سَلِمَ	وہ سلامت رہا۔	تَصَدَّقَ	اس نے صدقہ کیا۔
اَنْفَقَ	اس نے خرچ کیا۔	ضَحِكَ	وہ ہنسا۔
صَبَرَ	اس نے صبر کیا۔	جَاهَدَ	اس نے جہاد کیا۔

(۲) صیغے حل کریں، نیز ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ کی پہچان کریں !

افعال	صیغے	ثلاثی مجرد/ثلاثی مزید فیہ
تَفَرَّقُوْا	--------------	--------------
اَرْسَلْنَا	--------------	--------------
يُعَلِّمَانِ	--------------	--------------
كَلَّمَ	--------------	--------------
نَفِدَتْ	--------------	--------------
نَسِيْتُمْ	--------------	--------------
اَنْعَمْتَ	--------------	--------------

الدرس الثانی والثلاثون

ثلاثی مجرد کے ابواب

ثلاثی مجرد کے بعض مادوں میں تو ماضی اور مضارع دونوں کے عین کلمہ کی حرکتیں یکساں ہوتی ہیں اور بعض مادوں میں مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً :

نمبر شمار	وزن		مثال		علامت
١	فَعَلَ	يَفْعُلُ	نَصَرَ	يَنْصُرُ	ن
٢	فَعَلَ	يَفْعِلُ	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	ض
٣	فَعَلَ	يَفْعَلُ	فَتَحَ	يَفْتَحُ	ف
٤	فَعِلَ	يَفْعَلُ	سَمِعَ	يَسْمَعُ	س
٥	فَعِلَ	يَفْعِلُ	حَسِبَ	يَحْسِبُ	ح
٦	فَعُلَ	يَفْعُلُ	كَرُمَ	يَكْرُمُ	ك

اس طرح ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات کے لحاظ سے افعال ''ثلاثی مجرد'' کے چھ گروپ بنتے ہیں اور ہر گروپ ایک ''باب'' کہلاتا ہے۔ ثلاثی مجرد کے کل چھ ابواب ہیں۔ کسی ثلاثی مجرد فعل کا باب متعین کرنے کے لیے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت کو دیکھا جاتا ہے۔

(١) وہ تمام افعال جن کے ماضی میں عین کلمہ پر فتحہ اور مضارع کے عین کلمہ پر ضمہ ہو، ایک باب کے تحت آئیں گے۔

اس باب کی شناخت کے لیے نَصَرَ يَنْصُرُ کو پیش کیا جاتا ہے جس کی علامت (ن) ہے۔ مثلاً :

عَبَدَ يَعْبُدُ ، خَلَقَ يَخْلُقُ ، شَكَرَ يَشْكُرُ

(۲) جن افعال کا عین کلمہ ماضی میں مفتوح اور مضارع میں مکسور ہو، وہ تمام باب ضَرَبَ يَضْرِبُ کے تحت آئیں گے جس کی علامت (ض) ہے۔ مثلاً : صَبَرَ يَصْبِرُ ، غَفَرَ يَغْفِرُ ، عَقَلَ يَعْقِلُ

(۳) اسی طرح وہ تمام افعال جن کے ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ مفتوح ہو، وہ باب فَتَحَ يَفْتَحُ کے تحت آئیں گے جس کی علامت (ف) ہے۔ مثلاً : رَكَعَ يَرْكَعُ ، قَرَأَ يَقْرَءُ ، قَطَعَ يَقْطَعُ

(٤) جن افعال کے ماضی میں عین کلمہ مکسور اور مضارع میں مفتوح ہو، وہ سب باب سَمِعَ يَسْمَعُ کے تحت آئیں گے جس کی علامت (س) ہوگی۔ مثلاً : حَفِظَ يَحْفَظُ، تَبِعَ يَتْبَعُ، عَلِمَ يَعْلَمُ

(٥) وہ تمام افعال جن کے ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ مکسور ہو، وہ باب حَسِبَ يَحْسِبُ کے تحت آئیں گے۔ اس باب کی علامت (ح) ہے۔ مثلاً : حَسِبَ يَحْسِبُ

(٦) جن افعال کے ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ مضموم ہو، وہ تمام باب كَرُمَ يَكْرُمُ کے تحت آئیں گے۔ اس کی علامت (ك) ہے۔ مثلاً : قَرُبَ يَقْرُبُ ، حَسُنَ يَحْسُنُ ، ضَعُفَ يَضْعُفُ

نوٹ : مذکورہ ابواب میں سے پہلے چار ابواب سب سے زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ پانچواں باب (حَسِبَ يَحْسِبُ) تقریباً ناپید ہے جب کہ چھٹا باب (كَرُمَ يَكْرُمُ) بہت کم استعمال ہوتا ہے۔

مشق

ا۔ باب پہچان کر درج ذیل افعال ماضی کے مضارع بنائیں !

باب نصر :

رَزَقَ ------ طَلَبَ ------ كَفَرَ ---- ذَكَرَ ------ قَتَلَ ------

حَكَمَ ------ تَرَكَ ---- بَلَغ ---- صَدَقَ ---- حَرَثَ ------

باب ضرب :

مَلَكَ .... كَذَبَ .... هَلَكَ .... نَزَلَ .... سَرَقَ ....

عَدَلَ .... حَمَلَ .... عَرَفَ .... كَسَرَ .... غَلَبَ ....

باب فتح :

ذَهَبَ .... نَجَحَ .... مَنَعَ .... بَعَثَ .... بَحَثَ ....

دَفَعَ .... سَأَلَ .... بَدَأَ .... جَحَدَ .... سَحَرَ ....

باب سمِع

شَرِبَ .... ضَحِكَ .... كَرِهَ .... قَبِلَ .... حَزِنَ ....

شَهِدَ .... مَرِضَ .... فَهِمَ .... لَبِثَ .... لَبِسَ ....

باب كرم :

كَبُرَ .... كَثُرَ .... ثَقُلَ .... طَهُرَ .... شَعُرَ ....

الدرس الثالث والثلاثون

ابواب ثلاثی مزید فیہ

(Triplet With Additional Letters)

ثلاثی مزید فیہ دراصل ثلاثی مجرد کے شروع یا درمیان میں بعض حروف کے اضافے سے بنتا ہے۔ثلاثی مزید فیہ کے زیادہ استعمال ہونے والے آٹھ ابواب ہیں۔ بعض ابواب صرف ایک حرف زائد کے اضافے سے بنتے ہیں، بعض دو حرفوں کے اضافے سے اور بعض تین حروف کے اضافے سے۔تمام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) ایک حرف کے اضافے سے بننے والے ابواب :

نمبر شمار		ماضی	مضارع	نام باب/مصدر	کیفیت
(۱)	وزن مثال	اَفْعَلَ اَکْرَمَ	یُفْعِلُ یُکْرِمُ	اِفْعَالٌ اِکْرَامٌ	ماضی کے پہلے صیغے میں فاء کلمہ کو ساکن کر کے شروع میں ''ہمزہ مفتوحہ'' کا اضافہ
(۲)	وزن مثال	فَعَّلَ صَرَّفَ	یُفَعِّلُ یُصَرِّفُ	تَفْعِیْلٌ تَصْرِیْفٌ	ماضی کے عین کلمہ کو مشدد (ـّ) کرنے سے
(۳)	وزن مثال	فَاعَلَ جَاهَدَ	یُفَاعِلُ یُجَاهِدُ	مُفَاعَلَةٌ مُجَاهَدَة	ماضی کے فاء کلمہ کے بعد ''الف'' کے اضافے سے

(۲) دو حروف کے اضافے سے بننے والے ابواب :

نمبر شمار		ماضی	مضارع	نام باب/مصدر	کیفیت
(۴)	وزن مثال	تَفَعَّلَ تَقَبَّلَ	یَتَفَعَّلُ یَتَقَبَّلُ	تَفَعُّلٌ تَقَبُّلٌ	فعل ماضی کے شروع میں "ت" کے اضافے اور عین کلمہ کو مشدد (ـّ) کرنے سے
(۵)	وزن مثال	تَفَاعَلَ تَظَاهَرَ	یَتَفَاعَلُ یَتَظَاهَرُ	تَفَاعُلٌ تَظَاهُرٌ	فعل ماضی کے شروع میں "ت" اور فاء کلمہ کے بعد ''الف'' کا اضافہ
(۶)	وزن مثال	اِفْتَعَلَ اِکْتَسَبَ	یَفْتَعِلُ یَکْتَسِبُ	اِفْتِعَالٌ اِکْتِسَابٌ	فعل ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسورہ اور فاء کلمہ کے بعد "ت" کا اضافہ
(۷)	وزن مثال	اِنْفَعَلَ اِنْصَرَفَ	یَنْفَعِلُ یَنْصَرِفُ	اِنْفِعَالٌ اِنْصِرَافٌ	فعل ماضی کے شروع میں "اِنْ" کا اضافہ

(۳) تین حروف کے اضافے سے بننے والا باب :

(۸)	وزن	اِسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	اِسْتِفْعَالٌ	فعل ماضی کا فاء کلمہ ساکن کر کے
	مثال	اِسْتَغْفَرَ	يَسْتَغْفِرُ	اِسْتِغْفَارٌ	شروع میں " اِس تَ " کا اضافہ

فائدہ :

(۱) باب مفاعلہ کے مصدر کا ایک وزن فِعَالٌ بھی ہے۔ مثلاً : قِتَالٌ، جِهَادٌ، حِسَابٌ، عِقَابٌ یہ تمام الفاظ باب مفاعلہ کے مصادر ہیں ان کے فعل ماضی علی الترتیب یہ ہیں: قَاتَلَ، جَاهَدَ، حَاسَبَ، عَاقَبَ

(۲) باب افعال کے سوا دوسرے ابواب کا ہمزہ وصلی ہے جو پچھلے لفظ سے ملا کر پڑھنے کی صورت میں ساکت (Silent) ہو جاتا ہے۔ مثلاً : وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۔ اَبٰی وَ اسْتَكْبَرَ ' وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ

ثلاثی مزید فیہ میں ماضی معروف سے مجہول بنانے کا قاعدہ :

(۱) آخری حرف اپنی پہلی شکل پر برقرار رہے گا۔ (۲) آخری سے پہلے حرف کو کسرہ دیں گے۔

(۳) ساکن حرف بھی اپنی پہلی حالت پر رہے گا۔ (۴) باقی تمام حروف پر ضمہ آئے گا۔

مثلاً : اَخْرَجَ سے اُخْرِجَ اور تَقَبَّلَ سے تُقُبِّلَ

فائدہ: ماضی معروف کو مجہول بناتے وقت باب مفاعلہ اور تفاعل کا الف ''واؤ'' میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ باقی تمام حروف پہلی حالت پر برقرار رہیں گے۔ مثلاً: بَارَكَ سے بُوْرِكَ۔ قَاتَلَ سے قُوْتِلَ

مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ :

(۱) علامتِ مضارع اگر مضموم نہ ہو تو اسے ضمہ دیا جائے گا۔

(۲) آخری سے پہلے حرف پر اگر فتحہ نہ ہو تو اسے فتحہ دیا جائے گا۔ مثلاً :

يُبَدِّلُ سے يُبَدَّلُ، يُحَاسِبُ سے يُحَاسَبُ، يَتَقَبَّلُ سے يُتَقَبَّلُ

فائدہ: ثلاثی مزید فیہ کے جو حروف ف ع ل کے وزن میں ہوں، وہ اصلی حروف (مادہ/Raw Material) کہلاتے ہیں اور باقی کو زائد حروف کہا جاتا ہے۔

مشق

(۱) درج ذیل افعال ماضی اور مضارع کی مکمل گردان بنائیں، نیز باب بتائیں!

اَحْسَنَ ، یُکَذِّبُ ، نَافَقَ ، یَنْقَلِبُ ، تَبَسَّمَ ، یَجْتَنِبُ

(۲) درج ذیل افعال کو مجہول بنائیں!

اَرْسَلَ۔ یَبْعَثُوْنَ۔ یُطْعِمُ۔ اَجَبْتُمْ ۔ نَادٰی۔ یَسْتَعْتِبُوْنَ۔ ذَلَّلَتْ۔ مَزَّقْتُمْ۔ اِسْتَهْزَءَ

(۳) درج ذیل افعال کی مطلوبہ وضاحت کریں جس طرح مثال میں ہے !

	الفاظ	فعل	صیغہ	باب	اصلی حروف
مثال :	اَسْلَمْتُ	ماضی	واحد متکلم	اِفعال	س ل م
	اَفْلَحَ	------	------	------	------
	یُسَبِّحُوْنَ	------	------	------	------
	حَاسَبْنَا	------	------	------	------
	اِقْتَرَبَ	------	------	------	------
	تَتَفَکَّرُوْنَ	------	------	------	------
	اِنْکَدَرَ	------	------	------	------
	نَزَّلْنَا	------	------	------	------

الدرس الرابع والثلاثون

ثلاثی مزید فیہ کے ابواب اور اُن کی خاصیات

باب	خاصیت	ثلاثی مجرد	ثلاثی مزید فیہ
اِفْعَالٌ	متعدی بنانا	صَلَحَ ـُ (درست ہونا) حَسُنَ ـُ (اچھا ہونا)	اَصْلَحَ يُصْلِحُ اِصْلَاحٌ (درست کرنا) اَحْسَنَ يُحْسِنُ اِحْسَانٌ (اچھا کرنا)
تَفْعِيلٌ	متعدی بنانا/تدریج مبالغہ اہتمام	نَزَلَ ـِ (اُترنا) قَطَعَ ـَ (کاٹنا) عَلِمَ ـَ (جاننا)	نَزَّلَ يُنَزِّلُ تَنْزِيلٌ (آہستہ آہستہ اتارنا) قَطَّعَ يُقَطِّعُ تَقْطِيعٌ (ٹکڑے ٹکڑے کرنا) عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيمٌ (اہتمام سے/آہستہ آہستہ سکھانا)
مُفَاعَلَةٌ	اشتراک مبالغہ	قَتَلَ ـُ (مار ڈالنا) جَهَدَ ـَ (کوشش کرنا)	قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةٌ/قِتَالٌ (جنگ کرنا) جَاهَدَ يُجَاهِدُ مُجَاهَدَةٌ/جِهَادٌ (پوری طاقت صرف کرنا/بہت زیادہ کوشش کرنا)
تَفَعُّلٌ	مبالغہ ولزوم تدریج واہتمام	قَطَعَ ـَ (کاٹنا) عَلِمَ ـَ (جاننا)	تَقَطَّعَ يَتَقَطَّعُ تَقَطُّعٌ (پاش پاش ہونا) تَعَلَّمَ يَتَعَلَّمُ تَعَلُّمٌ (آہستہ آہستہ/اہتمام سے سیکھنا)
تَفَاعُلٌ	عظمت ومبالغہ اشتراک	بَرَكَ ـُ (نیک بخت ہونا) سَاَلَ ـَ (مانگنا/سوال کرنا)	تَبَارَكَ يَتَبَارَكُ تَبَارُكٌ (بہت زیادہ برکت والا ہونا) تَسَاءَلَ يَتَسَاءَلُ تَسَاءُلٌ (ایک دوسرے سے سوال کرنا)
اِفْتِعَالٌ	مبالغہ اہتمام اشتراک	قَرُبَ ـُ (قریب آنا/ہونا) سَمِعَ ـَ (سننا) قَتَلَ ـُ (قتل کرنا)	اِقْتَرَبَ يَقْتَرِبُ اِقْتِرَابٌ (نہایت قریب آنا) اِسْتَمَعَ يَسْتَمِعُ اِسْتِمَاعٌ (غور سے سننا) اِقْتَتَلَ يَقْتَتِلُ اِقْتِتَالٌ (باہم لڑنا)
اِنْفِعَالٌ	لزوم	صَرَفَ ـِ (پھیرنا)	اِنْصَرَفَ يَنْصَرِفُ اِنْصِرَافٌ (پھرنا)
اِسْتِفْعَالٌ	طلب ماخذ	غَفَرَ ـِ (بخشنا)	اِسْتَغْفَرَ يَسْتَغْفِرُ اِسْتِغْفَارٌ (مغفرت طلب کرنا)

آیات

(۱) اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا (المائدہ:۳)

(۲) وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یُّعۡجِبُکَ قَوۡلُہٗ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ یُشۡہِدُ اللّٰہَ عَلٰی مَا فِیۡ قَلۡبِہٖ وَ ہُوَ اَلَدُّ الۡخِصَامِ (البقرہ: ۲۰۴)

(۳) نَزَّلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ اَنۡزَلَ التَّوۡرٰىۃَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ (آل عمران:۳)

(٤) وَ نَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِکَ وَ نُقَدِّسُ لَکَ (البقرہ: ۳۰)

(۵) وَ الَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (العنکبوت:۶۹)

(٦) اِنَّہُمۡ کَانُوۡا یُسٰرِعُوۡنَ فِی الۡخَیۡرٰتِ (الانبیاء: ۹۰)

(۷) اَفَلَا یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ اَمۡ عَلٰی قُلُوۡبٍ اَقۡفَالُہَا (محمد : ۲۴)

(۸) فَتَقَبَّلَہَا رَبُّہَا بِقَبُوۡلٍ حَسَنٍ وَّ اَنۡۢبَتَہَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ کَفَّلَہَا زَکَرِیَّا (آل عمران: ۳۷)

(۹) کَانُوۡا لَا یَتَنَاہَوۡنَ عَنۡ مُّنۡکَرٍ فَعَلُوۡہُ (المائدہ:۷۹)

(۱۰) فَتَعٰلَی اللّٰہُ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ (الاعراف:۱۹۰)

(۱۱) اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَ انۡشَقَّ الۡقَمَرُ (القمر: ۱)

(۱۲) قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اِنَّ الۡمَلَاَ یَاۡتَمِرُوۡنَ بِکَ لِیَقۡتُلُوۡکَ (القصص : ۲۰)

(۱۳) وَالَّذِیۡنَ اجۡتَنَبُوا الطَّاغُوۡتَ اَنۡ یَّعۡبُدُوۡہَا وَاَنَابُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ لَہُمُ الۡبُشۡرٰی ۚ فَبَشِّرۡ عِبَادِ ۙ الَّذِیۡنَ یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَیَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَہٗ ؕ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ ہَدٰىہُمُ اللّٰہُ وَاُولٰٓئِکَ ہُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ (الزمر:۱۷۔۱۸)

(۱٤) اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ (الانفطار: ۱)

(۱۵) ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ (التوبہ:۱۲۷)

(۱٦) لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (النمل:۴٦)

(۱۷) فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰى اِذَآ اَتَيَا عَلٰى قَرْيَةِ ِنِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا (الکہف: ۷۷)

(۱۸) مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (البقرہ:۲٦۱)

احادیث

(۱) اَكْثَرُمَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ (جامع الترمذی)

(۲) مَنْ تَسَمَّعَ حَدِيْثَ قَوْمٍ وَ هُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ، صُبَّ فِىْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (صحیح بخاری)

(۳) .... وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِىْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَ يَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ (صحیح مسلم)

(٤) اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ كُلُّهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، اَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ (صحیح مسلم)

الدرس الخامس و الثلاثون

نواصب المضارع

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف

اسم کی طرح فعل مضارع بھی اعرابی حالتیں قبول کرتا ہے اور اس کی اعرابی حالتیں بھی تین ہیں:

(۱) رفع (۲) نصب (۳) جزم

یَفْعَلُ یَفْعَلَ یَفْعَلْ

سبق نمبر 27 میں فعل مضارع کی جو گردان آپ نے پڑھی، وہ اس کی رفعی حالت/اصلی حالت (Original Form) ہے۔ کچھ حروف ایسے ہیں، جو فعل مضارع سے پہلے آ جائیں تو اس کی حالت نصبی ہو جاتی ہے، جب کہ بعض حروف کی وجہ سے جزمی حالت ہو جاتی ہے۔ ذیل میں نصب دینے والے حروف کا ذکر کیا جاتا ہے۔

قواعد :

(۱) جن پانچ صیغوں کے آخر پر ضمہ آتا ہے، ان پر نصبی حالت میں فتحہ آئے گا۔

(۲) جن سات صیغوں میں نونِ اعرابی آتا ہے، اُن کا نون حذف ہو جائے گا۔

(۳) جمع مؤنث (غائب و حاضر) میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف: اَنْ ، لَنْ ، کَیْ ، اِذَنْ

(۱) اَنْ (کہ) جیسے : اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَآ اُشْرِكَ بِهٖ (الرعد : ۳۶)

(۲) لَنْ (ہرگز نہیں) : یہ حرف فعل مضارع میں تاکیدی نفی کا مفہوم پیدا کر دیتا ہے۔ جیسے :
لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ (البقرۃ : ۶۱)

(۳) کَیْ (تاکہ) : یہ حرف کسی سابقہ فعل کی غرض و غایت اور سبب بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً :
فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ (طٰہٰ : ۴۰)

الدرس السادس والثلاثون

جوازم المضارع

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف

فعل مضارع کی جزمی حالت ہوتو درج ذیل تبدیلیاں ہوتی ہیں :

i ضمہ والے صیغوں کے آخر میں سکون آئے گا۔ مثلاً : يَفْعَلُ سے يَفْعَلْ

ii اگر آخر میں حرف علت ہوتو وہ حذف ہوجائے گا۔ مثلاً : تَدْعُوْ سے تَدْعُ

iii جن صیغوں میں نون اعرابی آتا ہے ان کا نون حذف ہوجاتا ہے۔ مثلاً : تَقْتُلُوْنَ سے تَقْتُلُوْا

جزم دینے والے حروف : لَمْ ، لَمَّا ، لِ (لام امر) لَا (لائے نہی)

(١) لَمْ (نہیں) : یہ حرف عمومی نفی کا معنیٰ دیتا ہے اور فعل مضارع کو ماضی منفی بنادیتا ہے۔ مثلاً :

وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ (المائدہ : ٤١)

(٢) لَمَّا (ابھی تک نہیں) : یہ لفظ زمانۂ گفتگو تک کی نفی کرتا ہے۔ مثلاً :

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ (التوبۃ:١٦)

(٣) لِ (چاہیے کہ) : اس لام کو ''لامِ امر'' کہتے ہیں، جس سے فعل مضارع میں امر کا معنیٰ پیدا ہوجاتا ہے۔ مثلاً:

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ (عبس : ٢٤)

(٤) لَا (لائے نہی) : اس سے فعل مضارع میں کسی کام سے روکنے کا مفہوم پیدا ہوجاتا ہے۔ مثلاً :

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ (لقمٰن : ١٣)

(٥) حروفِ شرط : مذکورہ بالا حروف کے علاوہ چند حروف مزید ایسے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ انہیں ''حروفِ شرط'' کہتے ہیں : اِنْ، مَا، مَنْ، اَيْنَمَا

اگر شرط کے جواب اور نتیجے میں بھی فعل مضارع آ جائے تو وہ بھی حالتِ جزم میں ہوگا۔

(۱) اِنْ (اگر) : اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ (المائدة : ۱۱۸)

(۲) مَا (جو/غیر عاقل کے لیے) : وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (البقرة : ۱۹۷)

(۳) مَنْ (جو/عاقل کے لیے) : فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (الزلزال : ۷)

(۴) اَيْنَمَا (جہاں بھی) : اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ (النساء : ۷۸)

مشق

(۱) درج ذیل افعال مضارعہ کی اعرابی حالت بتائیں !

لِيَغْفِرَ، فَلْيَنْظُرْ، لَمْ يَفْعَلُوْا ، لَنْ تَنَالُوْا ، لِيُخْرِجُوْا

لَا تَسْتَعْجِلُوْا ، نَعْلَمْ، لِيُبَيِّنَ ، لَا يَعْلَمُوْنَ ، لَا يَسْخَرْ

الدرس السابع و الثلاثون

فعل امر

فعل امر، فعل مضارع سے بنتا ہے۔ غائب کے صیغوں سے فعل امر غائب اور حاضر کے صیغوں سے فعل امر حاضر۔ غائب کے صیغوں کے شروع میں ''لامِ امر'' کا اضافہ کیا جاتا ہے جس کا ذکر گزشتہ سبق میں گزر چکا ہے۔ البتہ فعل امر حاضر کا قاعدہ اس سے مختلف ہے، جس کا ذکر سطورِ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

فعل امر حاضر بنانے کا قاعدہ :

(١) فعل امر حاضر فعل مضارع کے حاضر کے صیغوں سے بنتا ہے۔

(٢) علامتِ مضارع حذف کر کے واحد مذکر کے آخر میں جزم دی جاتی ہے۔ اگر آخر میں حرفِ علت ہو تو وہ گر جاتا ہے۔

(٣) علامتِ مضارع حذف کرنے کے بعد اگر پہلا حرف ساکن ہو تو شروع میں ہمزہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

(ا) اگر عینِ کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ پر بھی ضمہ آئے گا۔ مثلاً : تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ ۔ تَعْبُدُ سے اُعْبُدْ

(ب) عین کلمہ اگر مضموم نہ ہو تو ہمزہ پر کسرہ آئے گا۔ مثلاً : تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ ۔ تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ

(ج) باب اِفعال کے فعل امر میں ہمزہ پر فتحہ آئے گا۔ مثلاً : تُحْسِنُ سے اَحْسِنْ ۔ تُبْلِغُ سے اَبْلِغْ

(٤) جن صیغوں میں نون اعرابی ہو، وہ حذف ہو جائے گا۔

فعل امر غائب اور فعل امر حاضر کی علیحدہ علیحدہ گردانیں ملاحظہ فرمائیں:

فعل امر غائب :

جنس / عدد	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	لِيَنْصُرْ	لِيَنْصُرَا	لِيَنْصُرُوْا
مؤنث	لِتَنْصُرْ	لِتَنْصُرَا	لِيَنْصُرْنَ

فعل امر حاضر :

عدد / جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اُنْصُرْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرُوْا
مؤنث	اُنْصُرِيْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرْنَ

فائدہ :

(۱) باب اِفعال کے فعل امر کا ہمزہ ''ہمزۃ القطع'' کہلاتا ہے جب کہ بقیہ تمام افعال کا ہمزہ ''ہمزۃ الوصل'' کہلاتا ہے۔ ہمزۃ القطع ہر صورت میں پڑھا جاتا ہے۔ مگر ہمزۃ الوصل پچھلے کلمے سے ملا کر پڑھنے کی صورت میں پڑھنے میں نہیں آتا (Silent ہو جاتا ہے۔) مثلاً :

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ (الحجر : ۹۴)

(۲) باب تَفْعِيْلٌ، مُفَاعَلَةٌ، تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ سے فعل امر بناتے ہوئے ہمزہ کا اضافہ کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ علامتِ مضارع ہٹانے کے بعد پہلا حرف ساکن نہیں ہوتا۔ مثلاً :

تُبَلِّغُ سے بَلِّغْ .... تُجَاهِدُ سے جَاهِدْ .... تَتَقَبَّلُ سے تَقَبَّلْ .... تَتَجَاوَزُ سے تَجَاوَزْ

مشق

(۱) کلماتِ ذیل سے فعل امر غائب بنائیں اور گردان مکمل کریں!

يَضْرِبُ ، يَشْرَبُ ، يَتَوَكَّلُ ، يَعْبُدُ

(۲) درج ذیل کلمات سے فعل امر حاضر بنائیں اور گردان مکمل کریں!

تَسْتَغْفِرُ ، تَعْلَمُ ، تَجْتَنِبُ ، تُسَبِّحُ

الدرس الثامن والثلاثون

فعل نہی

جس فعل سے کسی کام کی ممانعت معلوم ہو یعنی اس میں کام سے روکنے کا حکم پایا جائے یا نہ کرنے کی التجا پائی جائے اُسے فعل نہی کہتے ہیں۔ مثلاً: لَا تَضْرِبْ (تو نہ مار!) لَا یَظْلِمْ (وہ ظلم نہ کرے!)

قواعد:

فعل امر کی طرح فعل نہی بھی فعل مضارع سے ہی بنتا ہے، مگر اس کا طریقہ فعل امر کی نسبت آسان ہے کہ فعل مضارع کے شروع میں لائے نہی (لَا) کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، جس سے فعل مضارع میں چند تبدیلیاں ہوتی ہیں جن کا ذکر سبق نمبر چھتیس (جوازم المضارع) میں گزر چکا ہے۔ فعل نہی غائب اور فعل نہی حاضر کی گردانیں ملاحظہ فرمائیں!

فعل نہی غائب:

جنس / عدد	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	لَا یَظْلِمْ	لَا یَظْلِمَا	لَا یَظْلِمُوْا
مؤنث	لَا تَظْلِمْ	لَا تَظْلِمَا	لَا یَظْلِمْنَ

فعل نہی حاضر:

جنس / عدد	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	لَا تَقْتُلْ	لَا تَقْتُلَا	لَا تَقْتُلُوْا
مؤنث	لَا تَقْتُلِیْ	لَا تَقْتُلَا	لَا تَقْتُلْنَ

مشق

(۱) درج ذیل کلمات سے فعل نہی کی گردانیں مکمل کریں!

فعل نہی غائب: لَایَسْرِقْ ، لَا یَکْذِبْ ، لَایَسْخَرْ

فعل نہی حاضر: لَاتَقْرَبْ ، لَاتَحْزَنْ ، لَاتَسْتَعْجِلْ

(۲) درج ذیل کلمات کی مطلوبہ وضاحت کریں!

کلمات	فعل	صیغہ	باب
کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ	....	....	....
اَرْسِلْ	....	....	....
لَاتَقْصُصْ	....	....	....
لَایَظْلِمْ	....	....	....
لَاتُصَاحِبْ	....	....	....
اَقْسَمُوْا	....	....	....
فَلْیَسْتَاْذِنُوْا	....	....	....
لَایَهْتَدُوْنَ	....	....	....
اُنْفُخُوْا	....	....	....
اِتَّبِعْ	....	....	....

آیات

(۱) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ (البقرۃ : ۱۵۳)

(۲) وَ اذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلۡ اِلَیۡهِ تَبۡتِیۡلًا (المزمل : ۸)

(۳) وَ سَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ جَنَّۃٍ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ (آل عمران : ۱۳۳)

(٤) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَهۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ (الحجرات:۱-۲)

(٥) وَلَا تَسۡتَوِی الۡحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَهٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ (حم السجدۃ : ۳۴)

(٦) فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَ انۡتَظِرۡ اِنَّهُمۡ مُّنۡتَظِرُوۡنَ (السجدہ:۳۰)

(۷) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ۟ وَاغۡفِرۡ لَنَا ۟ وَارۡحَمۡنَا ۟ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ۔ (البقرہ...... ۲۸۶)

(۸) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

(آل عمران:۸)

(۹) وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (البقرۃ:۱۲۷)

(۱۰) وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا (النساء: ۳۶)

(۱۱) فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ (عبس:۲۴ تا ۳۲)

احادیث:

(۱) اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْكُمْ ، وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ (متفق علیہ)

(۲) اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ (ابن ماجہ)

(۳) اِبْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَ اَسُدَّ فَقْرَكَ، وَ اِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَ لَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ (احمد/ابن ماجہ)

(۴) لَا تُكْثِرِ الضَّحْكَ؛ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ (الترمذی ۔ احمد)

(۵) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا (متفق علیہ)

الدرس التاسع والثلاثون

اسمائے مشتقہ

''اسمائے مشتقہ'' کوفعل سے ایک خاص تعلق ہے کہ جس طرح فعل، مصدر سے (یا مادے سے) ماخوذ ہوتا ہے اسی طرح یہ اسماء بھی مصدر ہی سے مخصوص اوزان (شکلوں) میں بنائے جاتے ہیں۔ اِن اسماء کی تعداد چھ ہے اور وہ درج ذیل ہیں:
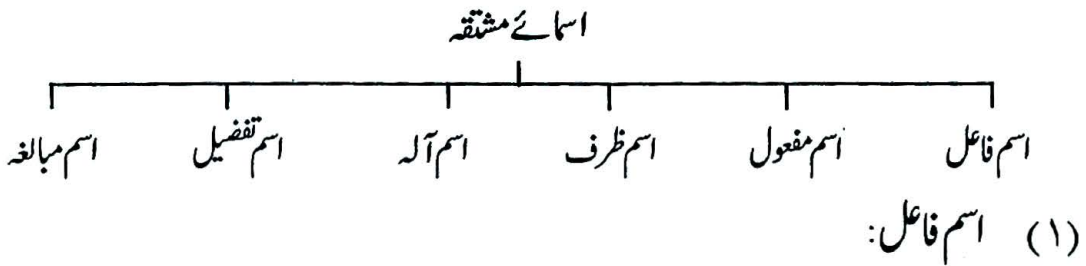
(۱) اسم فاعل:

جو لفظ کام کرنے والے کو بتائے یا جس سے کرنے والے کا مفہوم ظاہر ہو، وہ اسم فاعل کہلاتا ہے۔ مثلاً: قَـاتِـلٌ (قتل کرنے والا۔) ثلاثی مجرد سے یہ ہمیشہ فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے:

سَامِعٌ ، كَاتِبٌ ، خَالِقٌ ، رَاكِعٌ ، سَاجِدٌ ، كَافِرٌ ، سَاحِرٌ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع سے علامتِ مضارع حذف کر کے اس کی جگہ میم مضمومہ (مُ) لگا دیتے ہیں۔ آخر سے پہلے حرف پر اگر کسرہ نہ ہو تو اسے کسرہ دے کر آخر میں تنوین لگا دیتے ہیں۔ جیسے:

يُشْرِكُ سے مُشْرِكٌ ، يُعَلِّمُ سے مُعَلِّمٌ ، يُجَاهِدُ سے مُجَاهِدٌ ،

يَسْتَنْصِرُ سے مُسْتَنْصِرٌ ، يَتَكَلَّمُ سے مُتَكَلِّمٌ ، يَتَنَافَسُ سے مُتَنَافِسٌ

(۲) اسم مفعول:

ایسا اسم جو اُس آدمی یا چیز کا نام ہو جس پر کام واقع ہوا ہے۔ جیسے: مَقْتُوْلٌ (قتل کیا گیا۔)

ثلاثی مجرد سے یہ ہمیشہ مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً:

مَحْمُوْدٌ ، مَكْتُوْبٌ ، مَخْلُوْقٌ ، مَسْحُوْرٌ ، مَلْعُوْنٌ ، مَمْنُوْعٌ ، مَفْتُوْحٌ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع سے علامتِ مضارع دور کر کے اس کی جگہ میم

مضمومہ (مُ) لگادیتے ہیں۔آخر سے پہلے حرف کوفتحہ اور آخر میں تنوین لگادیتے ہیں۔جیسے:

یُکْرِمُ سے مُکْرَمٌ، یُحَمِّدُ سے مُحَمَّدٌ، یَحْتَرِمُ سے مُحْتَرَمٌ ، یُخَاطِبُ سے مُخَاطَبٌ

(۳) اسمِ ظرف:

جو اسم کام کرنے کی جگہ یا وقت کا نام ہو اُسے اسم ظرف کہتے ہیں۔جیسے: مَسْجِدٌ (سجدے کی جگہ / مسجد)

یہ ثلاثی مجرد سے مَفْعِلٌ یا مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔مثلاً:

مَطْعَمٌ، مَکْتَبٌ، مَخْرَجٌ، مَشْرِقٌ، مَغْرِبٌ، مَجْلِسٌ، مَنْزِلٌ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر ہی آتا ہے۔

(٤) اسمِ آلہ :

جو لفظ کسی اوزار یعنی کام کرنے کی چیز کا نام ہو۔یہ صرف ثلاثی مجرد سے مِفْعَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔جیسے:

مِفْتَاحٌ ، مِیْزَانٌ

(٥) اسمِ تفضیل :

ایسا اسم جو دو چیزوں کے درمیان صفت کا تقابل کرنے کے لیے یا صفت کا اعلیٰ ترین درجہ بیان کرنے کے لیے استعمال ہو۔

اس کا وزن اَفْعَلُ ہے۔ جیسے: اَعْلَمُ ، اَفْضَلُ ، اَحْسَنُ ، اَجْمَلُ ، اَکْبَرُ، اَصْغَرُ

مذکورہ وزن پر اِسم تفضیل بھی صرف ثلاثی مجرد سے آتا ہے۔

(٦) اسمِ مبالغہ:

فاعل میں معنیٰ یا صفت کی زیادتی یا کثرت کے لیے استعمال ہونے والا لفظ اسم مبالغہ کہلاتا ہے۔اس کے مشہور اوزان درج ذیل ہیں:

وزن	مثال	وزن	مثال
فَعَّالٌ :	غَفَّارٌ	فَاعُوْلٌ :	فَارُوْقٌ
فِعِّیْلٌ :	صِدِّیْقٌ	فُعُّوْلٌ :	قُدُّوْسٌ
فَعُوْلٌ :	غَفُوْرٌ	فَعُّوْلٌ :	قَیُّوْمٌ
فَعِیْلٌ :	سَمِیْعٌ	فَعَّالَةٌ :	عَلَّامَةٌ

الدرس الاربعون

منصوبات (1)

مفعول کی اقسام

چند اسماء جو حالت نصب میں ہوتے ہیں، ان میں مفاعیل بھی آتے ہیں، اُن کا ذکر اِس سبق میں کیا جائے گا۔

''مفاعیل'' مفعول کی جمع ہے اور مفعول کی پانچ اقسام ہیں جو نصبی حالت میں ہی ہوتی ہیں، اُن میں سے چار کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے، کیوں کہ قرآن مجید میں وہ بکثرت استعمال ہوئے ہیں۔

(۱) مفعول بہٖ :

وہ شخص یا چیز (یعنی اسم) جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ یہ وہی مفعول ہے جس کا ذکر سبق نمبر ۲۲ میں ہوا ہے۔ مثلاً :

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

(۲) مفعول مطلق :

وہ اسم مصدر جو اپنے ہی فعل کے بعد آئے (یا اس کا مادہ فعل کا ہم معنیٰ ہو۔) یہ مفعول تین مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے:

(۱) صرف تاکید کے لیے۔ مثلاً : وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا

(۲) فعل کی کیفیت بیان کرنے کے لیے۔ مثلاً : حَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا

(۳) تعداد بیان کرنے کے لیے۔ مثلاً : نَظَرَ نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ

(۳) مفعول لہٗ :

جو اسم مصدر کسی فعل کے بعد اُس کا سبب بتانے کے لیے حرفِ جر کے بغیر استعمال ہو۔ مثلاً :

خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ

(٤) مفعول فیہٖ :

وہ اسم جو کام کا وقت یا جگہ بتائے۔ مفعول فیہ کا دوسرا نام ''ظرف'' ہے اور ظرف کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ظرف زمان (Adverb of Time) :

جس میں وقت کے معنیٰ ہوں۔ مثلاً :

رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَهَارًا

(۲) ظرف مکان (Adverb of Place) :

جس میں جگہ کے معنیٰ ہوں۔ مثلاً : قِیۡلَ ارۡجِعُوۡا وَرَآئَکُمۡ فَالۡتَمِسُوۡا نُوۡرًا

مشق

آیات واحادیث ذیل میں سے ہرایک کا ترجمہ کریں اوران میں مفعول کی اقسام پہچانیں!

(۱) تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ تَوۡبَةً نَّصُوۡحًا (التحریم : ۸)

(۲) ---یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ یُرۡزَقُوۡنَ فِیۡهَا بِغَیۡرِ حِسَابٍ (غافر:۴۰)

(۳) وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا (المزمل : ۴)

(٤) وَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً (البقرة : ۲۲)

(٥) اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا (الاحزاب :۳۵)

(٦) سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ لَیۡلًا --- (الاسراء : ۱)

(۷) وَ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا --- (التوبة : ۱۰۶)

(۸) وَ اذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّكَ بُکۡرَةً وَّ اَصِیۡلًا ۝ وَمِنَ الَّیۡلِ فَاسۡجُدۡ لَهٗ وَسَبِّحۡهُ لَیۡلًا طَوِیۡلًا (الدھر:۲۵۔۲۶)

(۹) وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡرِیۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ (البقرہ :۲۰۷)

الدرس الواحد والاربعون

منصوبات (2)

اقسام مفعول کے علاوہ بقیہ وہ اسماء جو نصبی حالت میں ہوتے ہیں، اُن کا ذکر درج ذیل سطور میں کیا جاتا ہے۔

(۱) حال : ایسا اسمِ نکرہ جو فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے۔

فاعل کی حالت کی مثال : اَلَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّ قُعُوۡدًا

مفعول کی حالت کی مثال : رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلاً

(۲) تمییز : ایسا اسمِ نکرہ جو کسی مُبہم (غیر واضح) اور غیر معین چیز کے بعد اس کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کردے یا مختلف پہلوؤں میں سے کسی ایک کو متعین کردے۔ مثلاً : اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلاً

(۳) مستثنٰی بِاِلّا : وہ اسم جو اِلَّا کے بعد آئے تا کہ اسے ماقبل کے حکم سے خارج کردیا جائے۔ یہ اسم عموماً حالتِ نصب میں ہوتا ہے۔ مثلاً: فَشَرِبُوۡا مِنۡهُ اِلَّا قَلِیۡلاً مِّنۡهُمۡ

(٤) منادٰی مضاف : ایسا اسم جسے پکارا جائے اور وہ مضاف ہو۔ مثلاً : یٰۤاَهۡلَ یَثۡرِبَ

(٥) لائے نفی جنس کا اسم : نفی جنس کا لَا وہ ہے جو نکرہ پر داخل ہونے کی وجہ سے پوری جنس کی نفی کرتا ہے۔ لائے نفی جنس اپنے اسم کو تنوین کے بغیر نصب دیتا ہے۔ مثلاً : لَا شَرِیۡكَ لَهٗ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(٦) افعالِ ناقصہ کی خبر:

چند افعال ایسے ہیں جو جملہ اسمیہ (مبتدا + خبر) کے شروع میں آتے ہیں اور خبر کو نصبی حالت میں لے جاتے ہیں۔ ان افعال کو افعالِ ناقصہ کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ اگر یہ الگ/تنہا استعمال ہوں تو ان کا مفہوم نامکمل ہوتا ہے۔ انہیں اپنا مفہوم واضح کرنے کے لیے دو اسموں (مبتدا اور خبر) کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً :

كَانَ : كَانَ اللّٰهُ عَلِیۡمًا حَكِیۡمًا

اَصۡبَحَ : فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا

ظَلَّ : ظَلَّ وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا

آیات

(١) لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ

(٢) وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ (الانعام......١١٥)

(٣) لَا خَيْرَ فِىْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ

اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ (النساء:١١٤)

(٤) وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ (المائدہ:١١٧)

(٥) فَاَصْبَحُوْا فِىْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ (الاعراف......٧٨)

(٦) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (الزمر:٣٦)

(٧) وَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا (البقرۃ :٥٨)

(٨) وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ (الاسراء: ٣١)

(٩) كُلُّ شَىْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (القصص:٨٨)

(١٠) اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِىَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا (المزمل:٦)

(١١) وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرہ :١٦٥)

(١٢) فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا (الفرقان: ٥٢)

(۱۳) لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ (یونس:۶۴)

(۱٤) وَ لَاتَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ج اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (الاسراء:۳۷)

(۱۵) وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا (الفرقان:۶۴)

(۱٦) وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء:۱۰۷)

(۱۷) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا۔ (الکہف:۱۰۷)

وصلی اللہ وسلم علی عبدہٖ ورسولہٖ محمد

والہٖ واصحابہ اجمعین.